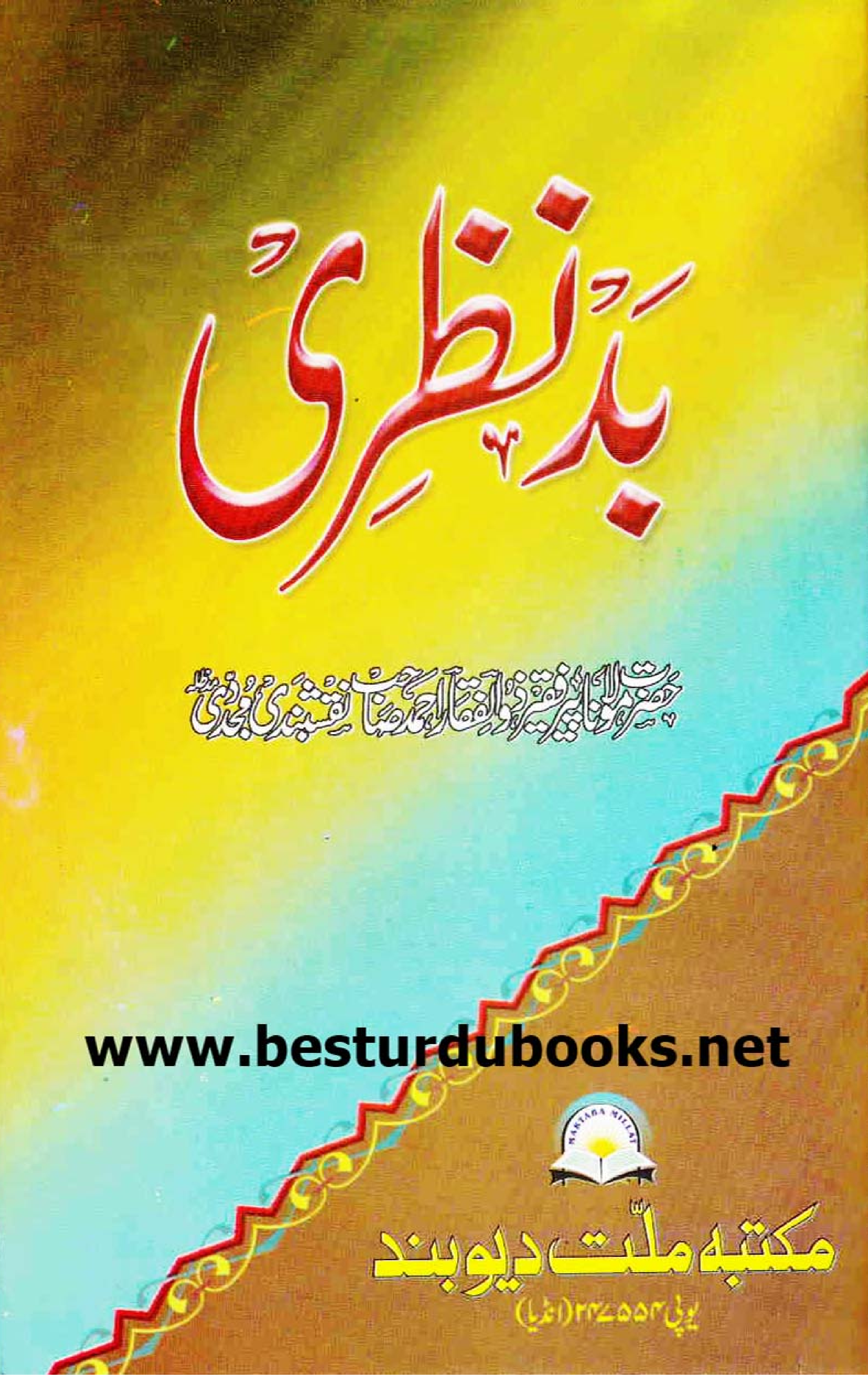

بدنظری

حضرت مولانا پیر فقیر ذوالفقار احمد صاحب نقشبندی مجددی مدظلہ

مکتبہ ملت دیوبند
یوپی ۲۴۷۵۵۴ (انڈیا)

بدنظری

مصنف

حضرت مولانا پیر ذوالفقار احمد نقشبندی

ناشر

مکتبہ ملّت دیوبند
MAKTABA MILLAT

﴿ تفصیلات ﴾

نام : بدنظری

مصنف : حضرت مولانا پیر ذوالفقار احمد نقشبندی

تعداد : گیارہ سو

باہتمام : مولانا انعام الٰہی قاسمی

کمپیوٹر کتابت : کمٹیک کمپیوٹرس دیوبند

ملنے کا پتہ

مکتبہ ملّت دیوبند
MAKTABA MILLAT
DEOBAND-247554 DISTT. SAHARANPUR (U.P.)
PHONE: 01336-225268 (off.) 223268 (resi.)

اجمالی فہرست

بدنظری	5
نظر کی حفاظت سے متعلق آیات	5
نظر کی حفاظت سے متعلق احادیث	7
اچانک نظر معاف ہے	8
بدنظری فساد کا بیج ہے	8
بدنظری زنا کی پہلی سیڑھی ہے	9
بدنظری سے بچنے پر حلاوت ایمان	9
بدنظری سے کبھی سیری نہیں ہوتی	10
بدنظری زخم کو گہرا کرتی ہے	10
بدنظری سے بوڑھے بھی محفوظ نہیں	11
بدنظری سے توفیق عمل چھن جاتی ہے	12
بدنظری سے قوت حافظہ کمزور ہوتا ہے	13
بدنظری ذلت خواری کا سبب ہے	13
بدنظری سے برکت ختم ہوجاتی ہے	14
بدنظری کرنے والے سے شیطان پرامید رہتا ہے	14
بدنظری سے نیکی برباد گناہ لازم	15
بدنظری سے اللہ تعالیٰ کی غیرت بھڑکتی ہے	15
بدنظری کرنے والا ملعون ہوتا ہے	15
بدنظری کو لوگ خفیف سمجھتے ہیں	16
بدنظری سے بدمعاشی تک	16
بدنظری سے جسم میں بدبو	16
بدنظری کی نقد سزا	17
بدنظری کی وجہ سے قرآن بھول گیا	18
بدنظری اور تصاویر	18
بدنظری اور حسن پسندی کا دھوکہ	19

بدنظری کی نحوست	19
بدنظری کا عبرت ناک انجام	20
بدنظری پر غیر معینہ سزا	21
بدنظری کا اثر دل پر	21
بدنظری اور بے نور چہرہ	22
بدنظری سے پرہیز کا انعام	22
بدنظری میں غایت احتیاط	22
بدنظری سے ہاتھی بھی پھسل جاتا ہے	23
بدنظری کے تین بڑے نقصانات	24
بدنظری سے متعلق اقوال سلف	25
بدنظری کا علاج	26
قرآن مجید کی روشنی میں	27
حدیث پاک کی روشنی میں	31
اقوال سلف کی روشنی میں	32
خیال بدلنا	32
نفس کو سزا دینا	33
راقم الحروف کے چند مزید مجرب نسخے	34
بدنظری کے موقع سے بچے	34
بیوی کو خوش رکھے	35
اپنے آپ کو بے طمع کرلے	36
حور کی خوبیوں کا تصور	36
دیدار الٰہی سے محرومی کا تصور	37
اپنی ماں بیٹی کا تصور کرو	38
آنکھوں میں سلائی پھیرنے کا تصور کریں	38
اصول کی بات	38
اپنے نفس سے مناظرہ	39
مراقبہ معیت	40
ایک مغالطہ	40

بدنظری

انسانی آنکھیں جب بے لگام ہو جاتی ہیں تو اکثر فواحش کی بنیاد بن جاتی ہیں۔ اسی لئے محققین کے نزدیک بدنظری ''ام الخبائث'' کی مانند ہے۔ ان دو سوراخوں سے ہی فتنے کے چشمے ابلتے ہیں اور ماحول و معاشرے میں عریانی و فحاشی کے پھیلنے کا سبب بنتے ہیں اسلام نے ان دو سوراخوں پر پہرہ بٹھا دیا۔ یہ بھی اسلامی تعلیمات کا حسن و جمال ہے کہ ہر مؤمن کو نگاہیں نیچی رکھنے کا حکم دیا۔ نہ ہی غیر محرم پر نظر پڑے اور نہ ہی شہوت کی آگ بھڑکے نہ رہے بانس نہ بجے بانسری، اصولی بات ہے کہ (برائی کو ابتدا ہی میں ختم کردو) Nip the evil in the bud.

عام مشاہدہ ہے کہ جن لوگوں کی نگاہیں بے قابو ہوتی ہیں ان کے اندر شہوت کی آگ بھڑکتی رہتی ہے حتیٰ کہ انہیں فحاشی کا مرتکب کرا دیتی ہے۔

نظر کی حفاظت سے متعلق آیات

ارشاد باری تعالی ہے

قُلْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَضُوْا فُرُوْجَهُمْ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ (سورۃ نور)

(ایمان والوں سے کہہ دیجئے کہ اپنی نگاہیں نیچی اور شرمگاہوں کی حفاظت کریں اس میں ان کے لئے پاکیزگی ہے۔ بے شک اللہ تعالی کو خبر ہے اس کی جو کچھ وہ کرتے ہیں)

قرآن مجید کی یہ آیت مؤمنین کے لئے ایک کامل مکمل پیغام ہے۔ مفسرین نے لکھا ہے کہ اس آیت میں تادیب، تنبیہ اور تہدید کا بیان ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

تادیب : آیت کے ابتدائی حصے میں تادیب ہے۔ مؤمنین کو ادب سکھایا گیا ہے کہ جن چیزوں کا دیکھنا ان کے لئے جائز نہیں ان سے اپنی نگاہیں نیچی رکھیں۔ بندوں کو یہی زیب دیتا ہے کہ اپنے آقا کی فرماں برداری کریں۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ غض بصر ابتدا ہے اور حفاظت فرج انتہاء ہے۔ گویا یہ دونوں لازم و ملزوم ہیں۔ پس جس کی نگاہ قابو میں نہیں اس کی شرمگاہ قابو میں نہیں۔

تنبیہ : ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ میں تنبیہ ہے۔ کہ غض بصر کا فائدہ یہ ہے کہ دلوں میں پاکیزگی آئے گی۔ گناہ کا وسوسہ ہی نہیں پیدا ہوگا۔ اس میں ان کا اپنا فائدہ ہے۔ عبادت میں یکسوئی نصیب ہوگی، نفسانی، شیطانی، شہوانی وساوس سے جان چھوٹ جائے گی اور اگر اس ہدایت پر عمل نہیں کریں گے تو بدنظری کی وجہ سے سکون قلب سے محروم ہو جائیں گے۔ دل میں حسرتوں کی بھرمار ہوگی۔ فتنے میں پڑنے کا اندیشہ قوی ہوگا۔

تہدید : اِنَّ اللهَ خَبِیْرٌ بِمَا یَصْنَعُوْنَ میں تہدید ہے۔ پروردگار عالم کی طرف سے تنبیہ ہے کہ اگر بندوں نے اس ہدایت کی پرواہ نہ کی تو یاد رکھیں کہ اللہ رب العزت غافل نہیں وہ ان کی تمام کاروائیوں سے واقف ہے۔ وہ نافرمانوں سے نمٹنا اچھی طرح جانتا ہے۔

یہ بات ذہن نشین رہے کہ اگر اسلام نے مردوں کو واشگاف الفاظ میں اپنی نگاہیں نیچی رکھنے کا حکم دیا ہے تو عورتوں کو بھی فراموش نہیں کیا۔ چونکہ مرد اور عورت دونوں کا خمیر ایک ہی ہے لہذا عورت کی فطرت میں بھی شہوت رکھی گئی ہے۔ ان کے بارے میں ارشاد باری تعالی ہے۔

وَقُلْ لِلْمُؤْ مِنَاتِ یَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَیَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ

(ایمان والیوں سے کہہ دیجئے کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں)

ان دونوں آیات کا لب ولہجہ اس حقیقت کو واضح کر رہا کہ آنکھوں کی بیباکی شہوت میں انتشار اور شرمگاہ میں ابھار پیدا کرتی ہے۔

ایسی حالت میں انسانی عقل پر پردہ پڑ جاتا ہے۔ شہوت کھلی آنکھوں کے باوجود انسان کو اندھا بنا دیتی ہے۔ انسان گناہ کا ارتکاب کر کے ذلت ورسوائی کے گڑھے میں جا گرتا ہے۔ شہوت کے معاملہ میں جو حال مردوں کا ہے کم وبیش وہی حال عورتوں کا ہے۔ عورتیں عموما جذباتی ہوتی ہیں جلد متاثر ہو جاتی ہیں ان کی نگاہیں میلی ہو جائیں تو زیادہ فتنے جگاتی ہیں لہذا انہیں بھی چاہئے کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

ثم علیك وفقك الله وایانا بحفظ العین فانها سبب كل فتنة وآفة (منهاج العابدین ۲۸) (پھر تو آنکھ کی ضرور حفاظت کر اللہ تجھے اور ہمیں توفیق عطا فرمائے کیوں کہ یہ ہر فتنے اور آفت کا سبب ہے۔)

اس سے معلوم ہوا کہ آنکھوں کا فتنہ نہایت مہلک ہے اور اکثر فتنوں اور آفتوں کا بنیادی سبب ہے۔

نظر کی حفاظت کے متعلق احادیث

نبی علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے۔

غُضُّوْا اَبْصَارَكُمْ وَاحْفَظُوْا فُرُوْجَكُمْ (الجواب الکافی ۲۰۴)

(اپنی نگاہوں کو پست رکھو اور اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرو)

حافظ ابن القیمؒ تحریر فرماتے ہیں۔

نگاہ شہوت کی قاصد اور پیامبر ہوتی ہے اور نگاہ کی حفاظت دراصل شرمگاہ اور شہوت کی جگہ کی حفاظت ہے۔ جس نے نظر کو آزاد کر دیا اس نے اس کو ہلاکت میں ڈال دیا۔ نظر ہی ان تمام آفتوں کی بنیاد ہے جس میں انسان مبتلا ہوتا ہے۔ (الجواب الکافی ۲۰۴)

۲۔ نبی علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے۔

اَلنَّظْرَةُ سَهْمٌ مَسْمُوْمٌ مِنْ سِهَامِ اِبْلِيْسَ (الجواب الکافی ۲۰۴)

(نظر ابلیس کے تیروں میں سے ایک زہر آلود تیر ہے)

۳۔ بعض سلف کا قول ہے۔

اَلنَّظْرَةُ سَهْمٌ سَمٌّ اِلَى الْقَلْبِ (ابن کثیر ۳/۲۸۳)

(نگاہ ایک تیر ہے جو دل میں زہر ڈال دیتا ہے)

۴۔ نبی علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے۔

اَلْعَيْنَانِ زِنَاهُمَا النَّظْرُ (مسلم)

(آنکھوں کا زنا دیکھنا ہے۔)

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ جو شخص کسی غیر محرم کے چہرے پر شہوت بھری نگاہ ڈالتا ہے وہ اپنے دل میں اس کے ساتھ زنا کر چکا ہوتا ہے۔ سلف صالحین نے نگاہ کو ”برید العشق“ یعنی عشق کا پیامبر کہا ہے۔

زلیخا اگر حضرت یوسف علیہ السلام کے چہرے پر نظر نہ ڈالتی تو جذبات کے ہاتھوں بے قابو ہو کر گناہ کی دعوت نہ دیتی۔ چند لمحوں کی بیتابی نے اس کے رسوا کن قول کا تذکرہ قرآن مجید میں کروا دیا۔ بے حیائی والے کام کی نسبت قیامت تک اس کی طرف ہوتی رہے گی۔

عبرت حاصل کرنی چاہئے کہ بدنظری کی رسوائیاں کتنی بڑی اور کتنی بری ہیں۔

اچانک نظر معاف ہے

کئی مرتبہ ایسا ہوتا ہے کہ راہ چلتے یا آتے جاتے غیر محرم عورت سامنے آجاتی ہے تو اس کے چہرے پر نظر پڑ جاتی ہے۔ ایسی صورتحال کے بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نبی علیہ السلام سے سوال پوچھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

یَا عَلِیْ لَاتَتْبِعْ النَّظْرَۃَ النَّظْرَۃَ فَانَّ لَکَ الْاُولٰی وَلَیْسَتْ لَکَ الآخِرَۃَ
(مشکوٰۃ ۲۱۹)

(اے علی! ایک مرتبہ نظر پڑ جانے کے بعد پھر دوبارہ نہ دیکھو کیونکہ تمہارے لئے صرف پہلی نظر معاف ہے دوسری نہیں)

اس سے معلوم ہوا کہ پہلی اچانک نظر معاف ہے اور اگر کسی وقت پہلی نظر ہی ارادۃً ڈالی گئی تو وہ بھی حرام ہوگی اور پہلی نظر معاف ہونے کا یہ مطلب بھی نہیں کہ پہلی نظر ہی اتنی بھرپور ہو کہ دوبارہ دیکھنے کی ضرورت ہی نہ رہے۔ صرف اتنی بات ہے کہ اچانک نظر پڑ گئی تو نظریں فوراً ہٹانے کا حکم ہے۔

حضرت جریر رضی اللہ عنہ بن عبداللہ البجلی کہتے ہیں میں نے نبی علیہ السلام سے پوچھا کہ جو نظر دفعۃً پڑ جاتی ہے اس کے متعلق کیا حکم ہے۔ ارشاد فرمایا

اِصْرِفْ بَصَرَکَ (نگاہ پھیرلو) مشکوٰۃ۔ ابن کثیر)

بعض اوقات حکیم، ڈاکٹر یا جج کو کسی شرعی عذر کی وجہ سے کسی نامحرم کا چہرہ دیکھنا پڑ جاتا ئے تو بقدر ضرورت دیکھنے کے بعد نظر کو فوراً ہٹا لینا چاہئے۔

بدنظری فساد کا بیج ہے

غیر محرم کی طرف شہوت کی نظر سے دیکھنا فساد کا بیج ہے۔ شیطان غیر محرم کے چہروں کو مزین کر کے پیش کرتا ہے ویسے بھی دور سے ہر چیز بھلی نظر آتی ہے۔ اسی لئے تو مثل مشہور ہے کہ دور کے ڈھول سہانے ہوا کرتے ہیں۔ بدنظری کرنے سے انسان کے دل میں گناہ کا تخم پڑ جاتا ہے جو موقع ملنے پر اپنی بہار دکھاتا ہے۔ قابیل نے ہابیل کی بیوی کے حسن و جمال پر نظر ڈالی تو دل و دماغ پر ایسا بھوت سوار ہوا کہ اپنے بھائی کو قتل کر دیا۔ دنیا میں سب سے پہلی نافرمانی کا مرتکب ہوا قرآن مجید میں اس کے قبیح فعل کا تذکرہ ہوا۔ گناہ کی بنیاد ڈالنے کی وجہ سے قیامت تک جتنے قاتلین آئیں گے ان کا بوجھ بھی اس کے سر پر ہوگا۔ معلوم ہوا کہ پہلی نظر ڈالنے کا تو اختیار ہو

تا ہے پھر معاملہ اس کے بعد بے اختیاری والا ہو جاتا ہے۔

چلے کہ ایک نظر تیری بزم دیکھ آئیں
یہاں جو آئے تو بے اختیار بیٹھ گئے

اس لئے بہتر ہے کہ پہلی نظر سے ہی بچا جائے۔ خطرے میں پڑنا محتاط لوگوں کا کام نہیں ہوتا۔

بدنظری زنا کی پہلی سیڑھی ہے

نبی علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے:

اَلْعَیَانِ زِنَا ھُمَا النَّظْرُ وَالْاُذُنَانِ زِنَاھُمَا اَلْاِسْمَاعُ وَ اللِّسَانُ زِ نَا ھُمَا اَلْکَلَامُ وَالْیَدُ زِنَاھُمَا اَلْبَطْشُ وَالرِّ جْلُ زِنَاھُمَا اَلْخُطَاوَاَلْقَلْبُ یَھْوِیْ وَیَتَمَنّٰی ویصدقُ وَیُتَصَدِّقُ ذٰلِكَ الْفَرْجُ اَوْ یُکَذِّبُهٗ

(آنکھوں کا زنا دیکھنا ہے، کانوں کا زنا سننا ہے، زبان کا زنا بات کرنا ہے، ہاتھ کا زنا پکڑنا ہے، پاؤں کا زنا چلنا ہے، دل آرزو اور تمنا کرتا ہے، شرمگاہ اس کی تصدیق یا تکذیب کرتی ہے) (مشکوٰۃ: ج ا ص ۳۲)

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''نظر کھٹک پیدا کرتی ہے، کھٹک سوچ کو وجود بخشتی ہے، سوچ شہوت کو ابھارتی ہے اور شہوت ارادہ کو جنم دیتی ہے''

اس سے معلوم ہوا کہ زنا کا ارادہ تب ہوتا ہے جب انسان غیر محرم کو دیکھتا ہے۔ اگر دیکھے گا ہی نہیں تو ارادہ ہی نہیں ہوگا پس معلوم ہوا کہ بدنظری زنا کی پہلی سیڑھی ہے۔ مثل مشہور ہے کہ دنیا کا سب سے لمبا سفر ایک قدم اٹھانے سے شروع ہوتا ہے۔ اس طرح زنا کا سفر بدنظری کرنے سے شروع ہوتا ہے۔ مؤمن کو چاہئے کہ پہلی سیڑھی چڑھنے سے ہی پرہیز کرے۔

بدنظری سے بچنے پر حلاوت ایمان

مسند احمد میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے

مَامِن مُسْلِمٍ یَنْظُرُ اِلیٰ مُحَاسِنِ الْمَرْأَۃِ اَوَّل مَرَّۃً ثُمَّ یَغُضُّ بَصَرُہٗ اِلَّا اَحْدَثَ اللہُ لہٗ عِبَادَۃً یَجِدُ حَلَاوَتَھَا (مشکوٰۃ: ۲۷۰)

(کوئی مسلمان جب پہلی مرتبہ کسی عورت کی خوبصورتی دیکھے پھر اپنی نگاہ پست کرلے تو اللہ تعالی

اس کو عبادت میں لذت عطا فرماتے ہیں۔

طبرانی میں غیر محرم سے نظر ہٹانے کے متعلق روایت ہے کہ

مَنْ تَرَكَهَا مِنْ مَخَافَتِيْ اَبْدَلْتَهٗ اِيْمَاناً يَجِدُ حَلَاوَتَهٗ فِيْ قَلْبِهٖ (رواہ طبرانی والحاکم۔ الترغیب والترہیب ۲/۳۷)

(جس نے میرے ڈر کی وجہ سے (بدنظری) چھوڑی میں اسے ایسا ایمان عطا کروں گا جس کی حلاوت وہ دل میں محسوس کرے گا)

کتنا نفع مند سودا ہے کہ بدنظری کی وقتی اور عارضی لذت کو چھوڑنے پر ایمان کی دائمی حلاوت اور شیرینی نصیب ہوتی ہے۔ ثابت ہوا کہ اللہ تعالی ایسے شخص کے سینے میں ٹھنڈک ڈال دیتے ہیں۔ ویسے بھی دستور ہے کہ عمل کی جزا اسی کی جنس سے ہوا کرتی ہے۔ پس جو شخص غیر محرم پر نظر بازی کی لذت کو ترک کرے گا اللہ تعالی اس کو عبادت اور ایمان کی لذت عطا کرے گا۔

بدنظری سے کبھی سیری نہیں ہوتی

حضرت اقدس تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”بدنظری چاہے کتنی ہی زیادہ کی جائے، چاہے ہزاروں مردوں اور عورتوں کو گھورا جائے اور گھنٹوں گھورا جائے سیری نہیں ہوتی“

بدنظری ایسی پیاس لگاتی ہے جو کبھی نہیں بجھتی۔ استسقاء کا مریض اتنا پانی پئے کہ پیٹ پھٹنے کو آئے تو بھی پیاس ختم نہیں ہوتی۔ اللہ تعالی نے ایک سے بڑھ کر ایک کو خوبصورت بنایا ہے۔ انسان کتنے تھپے دیکھے گا۔ نتیجہ یہی نکلتا ہے کہ ایک دیکھا ہے دوسرے کو دیکھنے کی ہوس ہے۔ اس دریا میں ساری عمر بہتے رہیں گے تو بھی کنارے پر نہیں پہنچیں گے اس لئے کہ یہ دریا ناپیدا کنار ہے۔

بدنظری زخم کو گہرا کرتی ہے

نظر کا تیر جب پیوست ہو جاتا ہے تو پھر سوزش قلب بڑھنا شروع ہو جاتی ہے۔ جتنی بدنظری زیادہ کی جائے اتنا ہی یہ زخم زیادہ گہرا ہوتا ہے۔

حافظ ابن قیمؒ فرماتے ہیں ”نگاہ کا تیر پھینکا جائے تو پھینکنے والا پہلے قتل ہو جاتا ہے وجہ یہ ہے کہ نگاہ ڈالنے والا دوسری نگاہ کو اپنے زخم کا مداوا سمجھتا ہے۔ حالانکہ وہ زخم کو زیادہ گہرا کرتا ہے“ (الجواب الکافی ۴۱۷)

لوگ کانٹوں سے بچ کے چلتے ہیں
ہم نے پھولوں سے زخم کھائے ہیں

حافظ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

الصبر علی غض البصر ایسر علی الصبر علی القدر بعدہ

(آنکھ بند کرنا آسان ہے مگر بعد کی تکلیف پر صبر کرنا مشکل کام ہے) (الجواب الکافی ۱۲۴)

بدنظری سے بوڑھے بھی محفوظ نہیں

زنا کے عمل سے بہت سے لوگ بچ جاتے ہیں چونکہ اس کے لئے بڑے اہتمام کرنے پڑتے ہیں۔ اول تو جس سے زنا کرنا چاہے وہ راضی ہو، دوسرا مناسب موقع ومحل میسر ہو، تیسرا انتہائی بھی ہو ورنہ ڈر لگا رہتا ہے کہ اگر کسی کو اطلاع ہوگئی تو عزت خاک میں مل جائے گی۔ اس لئے شائستہ اور معزز لوگ اس میں کم مبتلا ہوتے ہیں۔ اگر پیشہ ور عورتوں سے زنا کرنا چاہے تو مال پیسہ پانی کی طرح بہانہ پڑتا ہے۔ مزید براں ایڈز، آتشک، سوزاک جیسی موذی بیماریوں کا ڈر لگا رہتا ہے۔ برخلاف بدنظری والے گناہ کے کہ اس میں سامان کی ضرورت نہیں ہوتی۔ نہ ہی اس میں بدنامی کا ڈر ہوتا ہے۔ کیونکہ اس کی خبر اللہ ہی کو ہے کہ نیت کیسی ہے۔ وہ بوڑھے جو عملی طور پر جماع کی قدرت نہیں رکھتے وہ بھی بدنظری کے گناہ میں مبتلا ہوجاتے ہیں بلکہ اس میں گناہ کی حسرت کوٹ کوٹ کر بھری ہوتی ہے۔ بقول شاعر

جوانی سے زیادہ وقت پیری جوش ہوتا ہے
بھڑکتا ہے چراغ صبح جب خاموش ہوتا ہے

بعض لوگوں کا جسم بوڑھا ہوتا ہے دل نوجوان ہوتا ہے وہ ہر وقت جوانی کو یاد کرتے رہتے ہیں۔

پیری تمام ذکر جوانی میں کٹ گئی
کیا رات تھی کہ ایک کہانی میں کٹ گئی

بعض کی ٹانگیں قبر میں پہونچ کر جھک جاتی ہیں پھر بھی انہیں جوانی کی تلاش رہتی ہے، بقول شاعر

یہیں کہیں تھی جوانی مگر پتہ نہ چلا
اسی کو ڈھونڈ رہا ہوں کمر جھکائے ہوئے

سوچنا چاہئے اگر جوانی غفلت میں گزر چکی تو چلو بڑھاپے میں ہی رب کو یاد کرلیں مگر یہاں تو الٹی گنگا بہتی ہے

عہد پیری میں جوانی کی امنگ
آہ کس وقت میں کیا یاد آیا

طرفہ تماشہ یہ بھی ہے عورتیں بوڑھے سمجھ کر اس سے پردے کا اہتمام بھی نہیں کرتیں۔ اس سے بدنظری کے گناہ میں اور زیادہ آسانی ہو جاتی ہے۔ شہوت پرست بوڑھے بال سفید کر لیتے ہیں جب کہ دل سیاہ کر بیٹھتے ہیں۔ روز محشر زبان حال سے کہیں گے

نا کردہ گناہوں کی بھی حسرت کی ملی داد
یارب !اگر ان کردہ گناہوں کی سزا ہے

حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے ایک بوڑھے آدمی ملے جو بہت سے کاموں میں متقی تھے۔ مگر انہوں نے اپنی حالت بیان کی کہ میں غیر محرم کو للچائی نظروں سے دیکھنے میں مبتلا ہوں۔ بدنظری کا کتنا نقصان ہے کہ بوڑھا آدمی قبر کے کنارے تک پہنچ جاتا ہے مگر یہ موذی مرض ساتھ لگا رہتا ہے۔

بدنظری سے توفیق عمل چھن جاتی ہے

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''بدنظری نہایت ہی مہلک مرض ہے۔ ایک تجربہ تو میرا بھی اپنے بہت سے احباب پر ہے کہ ذکر شغل کی ابتداء میں لذت و جوش کی کیفیت ہوتی ہے مگر بدنظری کی وجہ سے عبادت کی حلاوت اور لذت فنا ہو جاتی ہے اور اس کے بعد رفتہ رفتہ عبادت کے چھوٹنے کا ذریعہ بھی بن جاتا ہے'' (آپ بیتی ۶/۴۱۸)

مثال کے طور پر اگر صحت مند نوجوان شخص کو بخار ہو جائے اور اترنے کا نام ہی نہ لے تو لاغر اور کمزوری کی وجہ سے اس کے لئے چلنا پھرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ کوئی کام کرنے کو دل نہیں چاہتا، بستر پر پڑے رہنے کو جی چاہتا ہے۔ اسی طرح جس شخص کو بدنظری کی بیماری لگ جائے تو وہ باطنی

طور پر کمزور ہو جاتا ہے۔ نیک عمل کرنا اس کے لئے مشکل ہو جاتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں اس سے عمل کی توفیق چھن جاتی ہے۔ نیک کام کرنے کی نیت بھی کرتا ہے تو بدنظری کی وجہ سے نیت میں فتور آ جاتا ہے۔ بقول شاعر

تیار تھے نماز کو ہم سن کے ذکر حور
جلوہ بتوں کا دیکھ کر نیت بدل گئی

بدنظری سے قوت حافظہ کمزور ہوتی ہے

حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ غیر محرم عورتوں کی طرف یا نوعمر لڑکوں کی طرف شہوت کی نظر ڈالنے سے قوت حافظہ کمزور ہو جاتی ہے۔ اس کی تصدیق کیلئے یہ ثبوت کافی ہے کہ بدنظری کرنے والے حفاظ کو منزل یاد نہیں رہتی اور جو طلبہ حفظ کر رہے ہوتے ہیں ان کے لئے سبق یاد کرنا مصیبت ہوتا ہے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے استاذ وکیع رحمۃ اللہ علیہ سے قوت حافظہ میں کمی کی شکایت کی تو انھوں نے معصیت سے بچنے کی تلقین کی۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اس گفتگو کو شعر کا جامہ پہناتے ہوئے فرمایا

شكوت الى وكيع سوء حفظي
فاوصاني الى ترك المعاصي
فان العلم نور من الهي
ونور الله لا يعطىٰ لعاصي

میں نے امام وکیع رحمۃ اللہ علیہ سے اپنے حافظے کی شکایت کی، انھوں نے وصیت کی کہ اے طالب علم! گناہوں سے بچ جاؤ کیونکہ علم اللہ تعالی کا نور ہے اور اللہ تعالی کا نور کسی گنہگار کو نہیں عطا کیا جاتا۔

کالج، یونیورسٹیوں اور مدرسوں کے طلبہ اور طالبات کے لئے اس میں عبرت کا درس موجود ہے۔

بدنظری ذلت خواری کا سبب ہے۔

شیخ واسطی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ جب اللہ کسی بندے کی ذلت وخواری چاہتے ہیں تو اسے خوبصورت چہرے دیکھنے کی عادت میں مبتلا کر دیتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ بدنظری ذلت وخواری کا بنیادی سبب بنتی ہے۔ جو خوش نصیب لوگ اپنی نگاہوں کو پست رکھتے ہیں

وہ بڑی بڑی آفتوں اور مصیبتوں سے بچے رہتے ہیں۔

بقول میر تقی میر

اس عاشقی میں عزت سادات بھی گئی

مرزا غالب ایک شعر میں کہتے ہیں۔

عشق نے غالب نکما کر دیا
ورنہ ہم بھی آدمی تھے کام کے

بدنظری سے برکت ختم ہو جاتی ہے

بدنظری کے بداثرات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ انسان کی زندگی میں سے رزق میں سے اور وقت میں سے برکت اٹھالی جاتی ہے۔ چھوٹے چھوٹے کام بڑے بڑے مسئلے بن جاتے ہیں جس کام کی بھی انسان کوشش کرے وہ ادھورارہ جاتا ہے۔ ظاہر میں لگتا ہے کہ کام ہو جائے گا مگر عین وقت پر ہوتے ہوتے رہ جاتا ہے اور پریشانی و پشیمانی کا سبب بنتا ہے۔ لوگ سمجھتے ہیں کہ کسی نے کچھ کر دیا ہے حالانکہ وہ اپنے نفس کی خباثت کی وجہ سے مصیبت میں مبتلا ہوتے ہیں۔ اپنی زبان سے اقرار کرتے ہیں کہ ایک وقت تھا کہ مٹی کو ہاتھ لگاتے تھے تو سونا بن جاتی تھی اب سونے کو ہاتھ لگاؤ تو وہ بھی مٹی بن جاتا ہے۔ معلوم ہوا کہ بدنظری کی وجہ سے انسان کی زندگی سے برکت اٹھالی جاتی ہے۔

بدنظری کرنے والے سے شیطان پرامید رہتا ہے

ایک بزرگ کی شیطان سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے شیطان لعین سے پوچھا کہ ایسے نقصان دہ عمل کی نشاندہی کرو جس کی وجہ انسان بآسانی تمہارے جال میں پھنس جاتا ہے۔ اس مردود نے جواب دیا کہ غیر محرم کی طرف شہوت کی نظر کرنا ایسا کام ہے کہ میں اس بندے سے پر امید رہتا ہوں کہ کبھی نہ کبھی اس کو گناہ میں ملوث کر کے اپنے جال میں پھنسا لوں گا۔ جو لوگ نگاہیں نیچی رکھتے ہیں میرے بہت سے حربے ان پر کارگر ثابت نہیں ہوتے۔ میں نے چاروں سمتوں سے اولاد آدم کو بہکانے کی قسم کھائی ہوئی ہے۔ نیچے کی سمت محفوظ سمت ہے۔ جس نے نگاہیں جھکائے رکھیں اس نے مجھے ناامید کیے رکھا۔

بدنظری سے نیکی برباد گناہ لازم

غیر محرم کی طرف للچائی نظروں سے دیکھنے والا عموماً جلد یا بدیر عشق مجازی میں گرفتار ہو جاتا ہے۔ وہ مخلوق کو اپنا محبوب بنالیتا ہے۔ بقول شخصے

تو میرا دین ایماں سجناں

(اے محبوب تو ہی میرا دین اور ایمان ہے)

یہ عمل شرک خفی کہلاتا ہے۔ جب کہ شرک ایسا گناہ ہے جو کیے ہوئے عملوں کے ضائع ہونے کا سبب بنتا ہے۔ اس کو کہتے ہیں نیکی برباد گناہ لازم۔

بدنظری سے اللہ تعالیٰ کی غیرت بھڑکتی ہے

نبی علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے:

اَنَا غَیُّوْرٌ وَ اللّٰهُ اَغْیَرُ مِنِّیْ وَ مِنْ غَیْرَ تِه حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ

”میں غیور ہوں اللہ تعالیٰ مجھ سے زیادہ غیور ہیں۔ غیرت ہی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ظاہر باطن فواحش کو حرام کر دیا ہے“

بدنظری فحش کاموں کا مقدمہ ہے۔ جو اس کا ارتکاب کرتا ہے اللہ جل شانہ کو غیرت آتی ہے اپنے دربار عالی سے اس کو ملعون و مردود کر دیتے ہیں۔ بدنظری کرنے والے کو اپنی رحمت سے دور کر دیتے ہیں۔ جو لوگ نیک بن کر زندگی گزارنا چاہتے ہیں وہ بدنظری سے بچیں تا کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے قریب ہوں۔

بدنظری کرنے والا ملعون ہوتا ہے

حدیث پاک میں ہے:

لَعَنَ اللّٰهُ النَّاظِرَ وَالْمَنْظُوْرَ اِلَیْهِ (بیہقی۔ مشکوٰۃ ۲۷۰)

”اللہ تعالیٰ لعنت برسائے دیکھنے والے پر اور دیکھنے کا موقع دینے والی پر“

جو لڑکیاں بن سنور کر بے پردہ گلی بازاروں میں گھومتی ہیں پھرتی ہیں اور جو لوگ ان کی طرف للچائی نظروں سے دیکھتے ہیں وہ دونوں اللہ تعالیٰ کی لعنت کے مستحق بنتے ہیں۔ یہ کتنا نقصان عظیم ہے کہ بدنظری والے گناہ کے ارتکاب کے دوران انسان اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور

ہوتا ہے اور لعنتیں برسنے کا موجب بنتا ہے۔ بدنظری والے گناہ سے توبہ کرنے میں دیر نہیں کرنا چاہئے ایسا نہ ہو کہ ادھر موت آئے اور ادھر رحمتوں کے بجائے لعنتیں برس رہی ہوں۔

خسر الدنیا و الآخرة ذالك هو الخسران المبین

(یہ دنیا و آخرت کا خسارہ ہے اور واضح خسارہ ہے)

بدنظری کو لوگ خفیف سمجھتے ہیں

بدنظری اگر چہ بہت بڑا گناہ ہے مگر اکثر لوگ اس کو خفیف سمجھتے ہیں۔ اس لئے بے دھڑک کرتے ہیں۔ یہ گناہ اول جوانی میں غلبہ شہوت کی وجہ سے کیا جاتا ہے پھر ایسا مرض اور روگ لگ جاتا ہے کہ لب گور تک نہیں جاتا۔ لہٰذا یہ گناہ ہلکا نہیں بلکہ **انه من اعظم المصائب**

(یہ بڑی مصیبتوں میں سے ایک ہے۔)

بدنظری سے بدمعاشی تک

حافظ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

''حوادث کی ابتدا نظر سے ہوتی ہے جیسا کہ آگ اور شعلوں کی ابتدا ایک چنگاری سے ہوتی ہے۔ اس لئے شرمگاہ کی حفاظت کے لئے نظر کی حفاظت ضروری ہے'' (الجواب الکافی ۲۰۴)

جو لوگ بدنظری کے مرتکب ہوتے ہیں وہی بدمعاشی کا ارتکاب کرتے ہیں۔ جو لوگ اپنی نظروں کو آزاد چھوڑ دیتے ہیں ان کی شرمگاہ بھی بے قابو ہو جاتی ہے۔ پھر انسان کو فحش کام کرنے پر مجبور کر دیتی ہے۔ پس معلوم ہوا کہ آنکھ ابتدا کرتی ہے اور شرمگاہ انتہا کرتی ہے۔

بدنظری سے جسم میں بدبو

حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

''یہ تو بہت مخرب چیز ہے کہ بدنگاہی سے کپڑوں میں تعفن یعنی بدبو پیدا ہو جاتی ہے'' (آپ بیتی)

بدنظری کتنا مہلک مرض ہے کہ اس کا اثر فوری طور پر ظاہر ہوتا ہے حتیٰ کہ جسم اور کپڑوں سے عجیب قسم کی مہلک بدبو آنے لگتی ہے۔ اس کے بالمقابل جو لوگ اپنی نگاہوں کو پاکیزہ بنا لیتے ہیں اور پاک دامنی کی زندگی گزارتے ہیں ان کے جسموں سے خشبوں آتی ہے۔ حدیث پاک

سے بھی اس کا ثبوت ملتا ہے۔ نبی علیہ السلام کے جسم اطہر سے اتنی خشبو آتی تھی کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم محسوس کر لیتے تھے کہ نبی علیہ السلام کس راستے سے گزرے ہیں

ایک روایت میں آیا ہے کہ ام سلیم رضی اللہ عنہا چھوٹے بچوں کے ذریعہ نبی ﷺ کے پسینے کے قطرے شیشی میں جمع کروالیتی تھیں۔ پھر جب اسکو خوشبو میں ملاتی تھیں تو خوشبو کی خوشبو میں اضافہ ہو جاتا تھا۔

یہی بات سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ میں دیکھی گئی، سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے۔

كَانَ رِيْحَ اَبِيْ بَكْرٍ اَطْيَبُ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ

(ابوبکر کی خوشبو مشک سے بھی زیادہ اچھی تھی)

اس سے معلوم ہوا کہ عفت و پاک دامنی کی زندگی گزارنے والوں کے جسم میں خوشبو پیدا ہو جاتی ہے، جب کہ بدنگاہی اور فحاشی کے مرتکب ہونے والوں کے جسم سے بدبو آتی ہے۔

یورپ امریکہ کا سفر کرنے والے اس کا مشاہدہ کرتے ہیں کہ فرنگی لوگ دیکھنے میں گورے چٹے ہوتے ہیں، کپڑے صاف ستھرے ہوتے ہیں، مگر جہاز میں ساتھ والی سیٹ پر بیٹھ جائیں تو عجیب سی بدبو ان کے جسم سے آرہی ہوتی ہے۔ اللہ تعالی نے قرآن مجید میں فرمایا ہے

اِنَّما الْمُشْرِكُوْنَ نَجِسٌ (بے شک مشرکین نجس ہوتے ہیں)

ساری دنیا جانتی ہے کہ نجاست میں بدبو ہوتی ہے۔ مزید کچھ کہنے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔

بدنظری کی نقد سزا

بدنظری کی ایک قسم یہ ہے کہ کسی مکان کے سوراخ، کھڑکی یا دروازے سے دیکھا جائے۔

حدیث پاک میں اسکی بہت وعید آئی ہے۔ یہاں تک کہ گھر والوں کو اختیار دیا گیا ہے کہ جھانکنے والی کی آنکھ پھوڑ دے۔

نبی علیہ السلام نے فرمایا:

ان امر اطلع عليك بغير اذن فخذفته بخصات ففقات عينه ما كان عليك من جناح

(اگر کوئی بغیر اجازت تمہارے گھر میں جھانکے تو تم اس کو کنکری اٹھا کر مارو جس سے اس کی

آنکھ پھوٹ جائے تو تم پر کوئی گناہ نہیں)

بدنظری کی وجہ سے قرآن بھول گیا

امام ابن جوزی اپنی کتاب تلبیس ابلیس تحریر فرماتے ہیں کہ ابوعبداللہ ابن اجلا کہتے ہیں کہ میں کھڑا ہوا ایک خوبصورت نصرانی لڑکی کو دیکھ رہا تھا اتنے میں ابوعبداللہ بلخی میرے سامنے سے گزرے پوچھا کیسے کھڑے ہو؟ میں نے کہا اے چچا! آپ اس خوبصورت چہرے کو دیکھتے ہیں اسے کیوں کر آتش دوزخ میں عذاب دیا جائے گا۔ انہوں نے اپنے دونوں ہاتھ میرے شانوں کے درمیان مارے اور کہا کہ اس بدنظری کا نتیجہ تمہیں ملے گا۔ اگرچہ کچھ مدت گزر جائے، میں نے چالیس برس کے اس گناہ کی نحوست دیکھی کہ قرآن مجید مجھ کو یاد نہ رہا۔ (تلبیس ابلیس ۳۴۹)

ابولادیان کہتے ہیں کہ میں اپنے استاد ابوبکر دقاق کے ساتھ جا رہا تھا۔ ایک نوعمر لڑکے کے چہرے پر میری للچائی نظر پڑی تو شیخ نے فوراً بھانپ لیا۔ فرمایا کہ تم اس کا نتیجہ پاؤ گے۔ میں کچھ عرصے کے بعد قرآن بھول گیا۔

بدنظری اور تصاویر

بدنظری کی ایک قسم وہ برہنہ تصاویر دیکھنا ہے جو اخباروں اور کتابوں کی زینت بنتی ہیں یا جنسی مضامین پر مشتمل رسالوں کے سرورق پر چھپتی ہیں۔ فلموں اور ڈراموں میں کام کرنے والی عورتوں کی تصاویر دیکھنا، ٹی وی اناؤنسری کو خبریں سننے کے بہانے دیکھنا یا گرل فرینڈ، بوائے فرینڈ کی تصویر چھپا کر رکھنا اور تہنائی میں گھنٹوں للچائی نظروں سے دیکھنا یا انٹرنیٹ پر پیشہ ور لڑکیوں کی ننگی تصاویر دیکھنا یا فحش مناظر والی سی ڈی پر تصاویر کو دیکھنا سب کا سب حرام ہے۔ بعض لوگ شادی بیاہ کے موقع پر مخلوط محفلوں کی تصاویر اپنے پاس رکھتے ہیں اور دیکھتے دکھاتے ہیں۔ تصاویر دیکھنا زندہ آدمی کو دیکھنے سے زیادہ نقصان دہ ہے۔ راہ چلتے غیرمحرم کے خدوخال کو اتنا باریک بینی سے نہیں دیکھا جا سکتا جتنا تصاویر کے ذریعے دیکھنا ممکن ہے۔ اس سے زیادہ محتاط رہنے کی ضرورت ہے۔ کسی بدحال شاعر نے تصویر کی تعریف کرتے ہوئے کہا ہے

تری تصویر میں اک بات تجھ سے بھی نرالی ہے
کہ جتنا چاہو بوسے لو نہ جھڑکی ہے نہ گالی ہے

بدنظری اور حسن پسندی کا دھوکہ

بعض جاہل لوگ کہتے ہیں کہ ہم خوبصورت شکلوں صورتوں کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ کی عظمت کا مشاہدہ کرتے ہیں۔ یہ محض دھوکہ اور شیطانی تلبیس ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کتنی جائز اور حلال چیزیں ایسی بنائی ہیں جو اس کی قدرت کا شاہکار ہیں۔ پھولوں کے رنگ برنگ ڈیزائن دیکھیں۔ اس کی نزاکت پر غور کریں۔ اس کی خوشبو سونگھ کر دیکھیں کہ کیسے دماغ معطر کر دیتی ہیں پھلوں کی بناوٹ اور ان کی شیرینی پر غور کریں۔

اُنْظُرُوْا اِلٰی ثَمَرِہٖ اِذَآ اَثْمَرَ

(دیکھو اس کے پھلوں کی طرف جب پھل لے آئیں)

دریاؤں، آبشاروں مرغزاروں کو دیکھیں۔ زمیں کی وسعتیں آسمان کی رفعتیں انسان کو اپنے اوپر غور کرنے کی دعوت دیتی ہیں۔ رب کریم نے ارشاد فرماتے ہیں

اَفَلَا یَنْظُرُوْنَ اِلَی الْاِبِلِ کَیْفَ خُلِقَتْ وَاِلَی السَّمَاءِ کَیْفَ رُفِعَتْ وَاِلَی الْجِبَالِ کَیْفَ نُصِبَتْ وَاِلَی الْاَرْضِ کَیْفَ سُطِحَتْ

(کیا نہیں دیکھتے اونٹ کی طرف کہ کیسے پیدا کیا گیا اور آسمان کی طرف کہ کیسے بلند کیا گیا اور پہاڑوں کی طرف کیسے گاڑے گئے اور زمین کی طرف کہ کیسے پھیلائی گئی)

غور کرنا ہے تو سورج چاند ستاروں کے حسن و جمال کو دیکھیں۔ کیا ہوا میں اڑتے خوبصورت پرندے اور پانی میں تیرتی رنگ برنگی مچھلیاں غور کرنے کے لئے کم ہیں؟ فقط انسانوں کے چہرے ہی دیکھنے کے لئے رہ گئے ہیں۔ یہ سب عذر لنگ ہے اور عذر گناہ بدتر از گناہ کی مانند ہے۔

حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کے سامنے ایک مرتبہ ایسے ہی کسی دل کے ہاتھوں مجبور شخص نے یہی عذر کیا کہ حضرت ہم تو خوبصورت چہروں کو اس لئے دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی صنائع اور قدرت ظاہر ہوتی ہے۔ آپ نے اسے بڑا عبرت انگیز جواب دیا، فرمایا پھر تم اپنی والدہ کی شرمگاہ کو دیکھا کرو کہ کس طرح ایک چھوٹے سے راستے سے تمہارے جیسے شخص کو پیدا کیا۔

بدنظری کی نحوست

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک شخص آیا جس کی نگاہ نے راستے میں خطا

کی تھی آپ نے اس کی آنکھوں کو دیکھتے ہی پہچان لیا اور فرمایا **مابال اقوام یترشح الزنا من اعینھم** (اس قوم کو کیا ہو گیا ہے بے محابا ہمارے پاس چلے آتے ہیں حالانکہ ان کی آنکھوں سے زنا ٹپکتا ہے) وہ شخص حیران رہ گیا اور پوچھنے لگا کہ کیا ابھی وحی کا سلسلہ باقی ہے۔ آپ نے فرمایا نہیں۔ یہ تو مومن کی فراست ہے:

اِتَّقُوْا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّهٗ يَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰهِ

(مؤمن کی فراست سے ڈرو کیونکہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے)

اہل کشف نے لکھا ہے کہ بدنظری سے آنکھوں میں ایسی ظلمت پیدا ہو جاتی ہے کہ جس کو بصیرت والا شخص پہچان لیتا ہے۔ جب کہ عفیف اور متقی شخص کی آنکھوں میں نور ہوتا ہے۔

بدنظری کا عبرتناک انجام

حضرت شیخ الحدیثؒ فرماتے ہیں ''ایک شخص کا جب مرنے کا وقت ہوا تو لوگ اسے کلمے کی تلقین کرنے لگے تو وہ جواب دینے لگا کہ ایک عورت مجھ سے تولیہ خریدنے آئی تھی مجھے اچھی لگی میں للچائی نظروں سے اسے دیکھتا رہا'' (آپ بیتی ص ۴۲۰ ج ۶)

ابن جوزی نے لکھا ہے کہ مصر کی جامع مسجد کا موذن مینار پر اذان دینے کے لئے چڑھا۔ ہمسائے کی چھت پر نظر پڑی تو ایک خوبصورت نصرانی لڑکی نظر آئی۔ سوچا کہ نئے کرایہ دار معلوم ہوتے ہیں اذان کے بعد تعارف کروں گا۔ اذان دے کر ہمسائے کے دروازے پر پہونچا۔ دستک دینے پر لڑکی کے والد سے ملاقات ہوئی۔ دوران گفتگو پتہ چلا کہ لڑکی کنواری ہے۔ مؤذن نے کہا کہ میں اس سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔ لڑکی کے والد نے کہا کہ ہمارا مذہب قبول کر لو۔ ہم شادی کر دیں گے۔ اس مؤذن کے دل پر شہوت کا ایسا بھوت سوار تھا کہ اس نے ہاں کر دی۔ لڑکی کے والد نے کہا آپ اوپر چھت پر آئیں۔ بیٹھ کر تفصیل سے بات کرتے ہیں۔ مؤذن سیڑھیاں چڑھنے لگا کہ درمیان میں، پاؤں پھسلا تو یہ گردن کے بل گرا اور جان نکل گئی۔ بقول شاعر

نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم
نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے

بدنظری پر غیر معینہ سزا

ارشاد باری تعالی ہے

یَعْلَمُ خَائِنَتَ الْاَعْیُنِ وَمَاتُخْفِی الصُّدُوْرِ

(جانتا ہے آنکھوں کی خیانت کو اور جو دلوں میں چھپاتے ہیں)

اس آیت میں بدنظری کے گناہ ہونے کا تذکرہ تو فرمایا مگر کوئی معین ومقرر سزا نہیں بیان کی گئی۔ اس میں راز یہ ہے کہ لوگ دو طرح کے ہوتے ہیں ایک بے حس لوگ لاتوں کے بھوت ہوتے ہیں جو باتوں سے نہیں بلکہ جوتوں سے ہی مانتے ہیں۔ ان کو دھمکی دی گئی ہے کہ ہم آنکھوں کی خیانت کو جانتے ہیں۔ اگر تم لوگ باز نہ آئے تو خوب سزا دیں گے۔

چوریاں آنکھوں کی اور سینوں کے راز
جانتا ہے سب کو تو اے بے نیاز

دوسرے حساس لوگ ہوتے ہیں ان کو پتہ چل جائے کہ ہمارے آقا کو ہمارے کرتوت کی خبر ہوگئی تو شرم کے مارے گڑ جاتے ہیں۔ تو اس آیت میں ان کو شرم ولا دی گئی۔ ان کے لئے اتنا ہی کافی تھا۔ بدنظری کرنے پر ہر شخص کو اس کی طبیعت کے مطابق سزا دی جائے گی۔

بقول شخصے

”جیسی روح ویسے فرشتے“ جتنا بے حیا اتنی زیادہ سزا

بدنظری کا اثر دل پر

حضرت اقدس تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دل کا گناہ نظر بازی سے وجود میں آتا ہے۔ بہت سے لوگ غیر محرم عورتوں اور نوعمر لڑکوں کو للچائی نظروں سے دیکھتے ہیں تو دل میں ان کے نقش نین کی چھاپ لگ جاتی ہے۔ پھر وہ اپنی خلوتوں میں سوچ اور خیال کے ذریعے ان سے شہوت پوری کرنے کے مزے لیتے ہیں۔ یہ دل کا گناہ آنکھوں کے گناہ سے شدید تر ہے۔ فقہاء نے لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے ہمبستری کرے مگر تصور میں کسی غیر عورت کا خیال لائے تو اسے زنا کرنے کا گناہ ہوگا۔

بدنظری اور بے نور چہرہ

بدنظری کے اثرات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ چہرے کو بے نور کردیا جاتا ہے۔

حدیث پاک میں آیا ہے: **عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ لَتَحُضُنَّ اَبْصَارَکُمْ اَوْ لَتَحْفَظَنَّ فُرُوْجَکُمْ اَوْ لَیَکْسِفَنَّ اللّٰہُ وُجُوْھَکُمْ** (رواہ الطبرانی، الترغیب والترہیب، ج۳ص۳۷)

(نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ یا تم اپنی نگاہیں نیچی رکھوگے اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کروگے یا پھر اللہ تعالیٰ تمہاری صورتیں بدل دے گا)

شکل بدلنے کی ابتدا یہی ہے کہ چہرے کو بے نور کردیا جائے، خوبصورتی کے باوجود چہرہ بے رونق ہو۔

بدنظری سے پرہیز کا انعام

جو شخص اپنی نگاہوں کی حفاظت کرے اسے آخرت میں دو انعام ملیں گے۔ ایک تو ہر نگاہ کی حفاظت پر اسے اللہ کا دیدار نصیب ہوگا۔ دوسرا انعام یہ کہ ایسی آنکھیں قیامت کے دن رونے سے محفوظ رہیں گی۔ حدیث پاک میں ہے

رُوِیَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّ عَیْنٍ بَاکِیَۃٌ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اِلَّا عَیْنٌ غَضَّتْ عَنْ مَحَارِمِ اللّٰہِ وَعَیْنٌ سَھِدَتْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَعَیْنٌ خَرَجَ مِنْھَا مِثْلُ رَأْسِ الذُّبَابِ مِنْ خَشْیَۃِ اللّٰہِ (الترغیب والترہیب: ج۳ص۳۴)

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہر آنکھ قیامت کے دن روئے گی سوائے اس آنکھ کے جو خدا کی حرام کردہ چیزوں کو دیکھنے سے بند رہے۔ اور وہ آنکھ جو خدا کی راہ میں جاگتی رہے اور وہ آنکھ جو خدا کے خوف سے روئے گو اس میں سے مکھی کے سر کے برابر آنسو نکلے)

بدنظری میں غایت احتیاط

بدنظری والے گناہ سے بچنے کے لئے ہر ممکن احتیاط کرنی چاہئے۔ مردوں کے لئے فقط غیر محرم عورتوں کو دیکھنے کی بات ہی نہیں۔ اگر محرم عورت کو دیکھنے سے شہوت ابھرے تو اس کی طرف

بھی نہ دیکھے۔ نوعمر لڑکوں کی طرف بھی نہ دیکھے بلکہ اگر کسی مرد کے چہرے کو دیکھ کر گناہ کا خیال پیدا ہو تو اس کے چہرے کو دیکھنے سے بھی پرہیز کرے۔ یہی معاملہ عورتوں کا ہے کہ ان کے لئے فقط غیر مرد کو دیکھنا ہی منع نہیں بلکہ اگر کسی لڑکی کا چہرہ دیکھ کر دل میں چھپی شہوت بیدار ہوتی ہے تو اس کی طرف بھی نہ دیکھے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ منع فرمایا کرتے تھے کہ آدمی کسی نوعمر لڑکے کو نظر جما کر دیکھے۔ (تلبیس ابلیس ۳۴۶)

ہمارے مشائخ نے فرمایا کہ تم نوعمر لڑکوں کے ساتھ نہ بیٹھو کیونکہ ان کا فتنہ دوشیزہ لڑکیوں کے فتنے سے بھی زیادہ ہے۔ اس میں حکمت یہ ہے کہ غیر لڑکی کے ساتھ بیٹھنے میں تو کئی رکاوٹیں ہوتی ہیں مگر نوعمر لڑکے کے ساتھ بیٹھنے میں کوئی رکاوٹ نہیں ہوتی لہٰذا فتنے کا اندیشہ زیادہ ہے۔ اسی پر قیاس کرنا چاہئے کہ عورت کے لئے مرد تک پہنچنے میں کئی روکاوٹیں ہوتی ہیں مگر ایک عورت کے لئے دوسری عورت کے پاس بیٹھنا تو آسان ہوتا ہے۔ لہٰذا اگر عورت دل میں خطرہ محسوس کرے کہ فلاں عورت کے پاس بیٹھنے میں گناہ میں ملوث ہونے کا ڈر ہے تو اس سے اسی طرح دور رہے جیسے مرد سے دور رہتی ہے حتیٰ کہ اس کے چہرے کی طرف بھی نظر نہ اٹھائے۔ زیادہ گفتگو سے بھی پرہیز کرے۔

قدم قدم پہ یہاں احتیاط لازم ہے
کہ منتظر ہے یہ دنیا کسی بہانے کی

بدنظری سے ہاتھی بھی پھسل جاتا ہے

جس شخص کو بدنظری کی عادت پڑ جائے وہ شرمگاہ کی حفاظت کبھی نہیں کرسکتا۔ شیطان عجیب انداز سے دھوکہ دیتا ہے کہ تم فقط دیکھتے ہو کرتے تو کچھ نہیں۔ حالاں کہ یہ دیکھنا ہی تو کرنے کا مقدمہ ہے۔ ظاہر میں انسان جتنا بھی صاحب استقامت (ہاتھی) ہو اگر بدنظری سے نہیں بچے گا تو ایک دن ضرور پھسل جائے گا۔

اب جس کے جی میں آئے وہی پائے روشنی
ہم نے تو دل جلا کے سر عام رکھ دیا

بدنظری کے تین بڑے نقصانات

بدنظری سے انسان کے اندر نفسانی خواہشات کا طوفان اٹھ کھڑا ہوتا ہے اور انسان اس سیلاب کی رو میں بہہ جاتا ہے۔ اس سے تین بڑے نقصانات وجود میں آتے ہیں۔

(۱)..... بدنظری سے انسان کے دل میں خیالی محبوب کا تصور پیدا ہو جاتا ہے۔ حسین چہرے اس کے دل و دماغ پہ قبضہ کر لیتے ہیں۔ وہ شخص جانتا ہے کہ میں ان حسین شکلوں تک رسائی حاصل نہیں کر سکتا مگر اس کے باوجود تنہائیوں میں ان کے تصور سے لطف اندوز ہوتا ہے۔ بعض مرتبہ تو گھنٹوں ان کے ساتھ خیال کی دنیا میں باتیں کرتا ہے۔ معاملہ اس حد تک بڑھ جاتا ہے کہ

تم مرے پاس ہوتے ہو گویا
جب کوئی دوسرا نہیں ہوتا

بدنظری کے ساتھ ہی شیطان انسان کے دل و دماغ پر سوار ہو جاتا ہے اور اس شخص سے شیطانی حرکتیں کروانے میں جلدی کرتا ہے۔ جس طرح ویران اور خالی جگہ پر تندو تیز آندھی اپنے اثرات چھوڑتی ہے۔ اسی طرح شیطان بھی اس شخص کے دل پر اپنے اثرات چھوڑتا ہے تاکہ اس دیکھی ہوئی صورت کو خوب آراستہ و مزین کر کے اس کے سامنے پیش کرے اور اس کے سامنے ایک خوبصورت بت بنا دے۔ ایسے شخص کا دل رات و دن اسی بت کی پوجا میں لگا رہتا ہے۔ وہ خام آرزوؤں اور تمناؤں میں الجھا رہتا ہے۔ اسی کا نام شہوت پرستی، خواہش پرستی، بلکہ بت پرستی ہے۔ یہ شرک خفی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا

اور اس کا کہنا نہ مان جس کا دل ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا اور وہ اپنی خواہش کی پیروی کرتا ہے اور اس کا کام حد سے بڑھ گیا ہے (الکہف ۲۸)

ان خیالی معبودوں سے جان چھڑائے بغیر نہ تو ایمان کی حلاوت نصیب ہوتی ہے نہ قرب الٰہی کی ہوا لگتی ہے۔ بقول شاعر

بتوں کو توڑ تخیل کے ہوں کہ پتھر کے

۲..... بدنظری کا دوسرا نقصان یہ ہے کہ انسان کا دل ودماغ متفرق چیزوں میں بٹ جاتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ اپنے مصالح ومنافع کو بھول جاتا ہے۔ گھر میں حسین وجمیل نیکوکار اور وفادار بیوی موجود ہوتی ہے مگر اس شخص کا دل بیوی کی طرف مائل ہی نہیں ہوتا۔ بیوی اچھی نہیں لگتی ذرا ذرا سی بات پر اس سے الجھتا ہے، گھر کی فضا میں بے سکونی پیدا ہو جاتی ہے، جب کہ یہی شخص بے پردہ گھومنے والی عورتوں کو اس طرح للچائی نظروں سے دیکھتا ہے جس طرح شکاری کتا اپنے شکار کو دیکھتا ہے۔ بسا اوقات تو اس شخص کا دل کام کاج میں بھی نہیں لگتا۔ اگر طالب علم ہے تو اس کو پڑھائی کے سوا ہر چیز اچھی لگتی ہے۔ اگر تاجر ہے تو کاروبار سے دل اکتا جاتا ہے، کئی گھنٹے سوتا ہے مگر پرسکون نیند سے محروم رہتا ہے، دیکھنے والے سمجھتے ہیں کہ سویا ہوا ہے جب کہ وہ خیالی محبوب کے تصور میں کھویا ہوا ہوتا ہے۔

۳..... بدنظری کا تیسرا نقصان یہ ہے کہ دل حق وباطل اور سنت وبدعت میں تمیز کرنے سے عاری ہو جاتا ہے۔ قوت بصیرت چھن جاتی ہے۔ دین کے علوم ومعارف سے محرومی ہونے لگتی ہے۔ گناہ کا کام میں اس کو گناہ نظر نہیں آتا۔ پھر ایسی صورتحال میں دین کے متعلق شیطان اس کو شکوک وشبہات میں مبتلا کر دیتا ہے۔ نیک لوگوں سے بدگمانیاں پیدا ہوتی ہیں حتیٰ کہ اسے دینی شکل وصورت والے لوگوں سے ہی نفرت ہو جاتی ہے۔ وہ باطل پہ ہوتے ہوئے بھی اپنے آپ کو حق پر سمجھتا ہے اور بالآخر ایمان سے محروم ہو کر دنیا سے جہنم رسید ہو جاتا ہے۔

بدنظری سے متعلق اقوال سلف

۱..... حدیث پاک میں ہے کہ نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا

لَعَنَ اللّٰهُ النَّاظِرَ وَالْمَنْظُوْرَ اِلَیْهِ (بیہقی۔ مشکوٰۃ ۲۷۰)

(اللہ تعالیٰ لعنت کرتے ہیں بدنظری کرنے والے مرد اور بدنظری کرنے والی عورت پر)

۲..... حضرت داؤد علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو نصیحت فرمائی کہ شیر اور اژدہے کے پیچھے چلے جانا مگر کسی عورت کے پیچھے ہرگز نہ جانا (مقصد یہ ہے کہ شیر اور اژدہا پلٹ آیا تو موت کے منہ میں چلے جاؤ گے اگر عورت پلٹ آئی تو جہنم کے منہ میں چلے جاؤ گے)

۳..... حضرت یحییٰ بن زکریا علیہ السلام سے لوگوں نے پوچھا کہ زنا کی ابتداء کہاسے ہوتی ہے؟ فرمایا، آنکھوں سے۔

۴..... حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر دو بوسیدہ ہڈیاں بھی خلوت میں تنہا ہوں تو ایک دوسرے کا قصد کریں گی (بوسیدہ ہڈیوں سے مراد بوڑھا مرد اور بوڑھی عورت ہے)

۵..... حضرت سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جب تم کسی کو دیکھو کہ وہ نوعمر لڑکے کی طرف نظر جما کر دیکھ رہا ہے تو سمجھ لو کہ دال میں کچھ کالا ہے۔

۶..... فتح موصلی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ میں تیس مشائخ سے ملا ہوں جو ابدال شمار کئے جاتے تھے ہر ایک نے مجھے رخصت کے وقت وصیت کی کہ نوعمروں کی ہم نشینی سے بچتے رہنا۔

۷..... ابن ظاہر مقدسی فرمایا کرتے تھے کہ جس شخص کی شہوت کسی مرد کو دیکھنے سے بھڑکے تو اس کے لئے اس مرد کو دیکھنا حرام ہے۔

۸..... اما غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ مجھ پر پھاڑ کھانے والا شیر جھپٹے تو میں اتنا نہیں ڈرتا جتنا نوعمر لڑکوں کی ہم نشینی سے ڈرتا ہوں۔

۹..... حضرت مولانا خلیل احمد سہارن پوری فرمایا کرتے تھے کہ بدنظری کرنا قوت حافظہ کیلئے زہر قاتل کے مانند ہے۔

۱۰..... حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اپنے مکتوبات میں لکھتے ہیں کہ جس شخص کی نظر قابو میں نہیں اس کا دل قابو میں نہیں اس کی شرمگاہ قابو میں نہیں رہے گی۔

بدنظری کا علاج

دور حاضر میں انٹرنیٹ، ٹی وی اور وی سی آر کی وجہ سے گھر گھر میں فلمیں ڈرامے عام ہو گئے ہیں، عریانی فحاشی کا سیلاب امڈ آیا ہے، جوان العمر عورتیں بن ٹھن کر بے پردہ گلی بازاروں میں گھومتی پھرتی ہیں، اشتہار بازی کے نام پر سڑکوں کے اطراف میں عورتوں کی جاذب نظر تصاویر آویزاں ہیں، اخبار ورسائل میں پرکشش تصاویر عام سی بات ہے، ایسے حالات میں نوجوان تو کیا بوڑھوں کے لئے بھی نظر کی حفاظت ایک مصیبت بن گئی ہے، کوشش کے باوجود اس سے نجات کی صورت نظر نہیں آتی، جن لوگوں کے دلوں میں ہدایت کا نور موجود ہے وہ اس گناہ کے صادر ہونے پر اندر ہی اندر کڑھتے رہتے ہیں، سالکین طریقت اپنے مشائخ سے بدنظری کا علاج معلوم کرتے ہیں تا کہ اس بیماری سے شفا نصیب ہو، ضروری معلوم ہوتا ہے کہ قرآن وسنت کی روشنی میں اس بیماری سے شفایاب ہونے کے چند مجرب نسخے پیش کر دیئے جائیں تا کہ نگاہیں

حرام سے ہٹ کر حلال کی طرف متوجہ ہو جائیں، شہوت کی بھڑکتی آگ کے شعلے ٹھنڈے ہوں، پاکیزگی اور پاک دامنی کی زندگی گزارنی آسان ہو جائے۔

قرآن مجید کی روشنی میں

بدنظری سے بچنے کے لئے قرآن مجید کی روشنی میں سات نسخے درج ذیل ہیں:

۱.....ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قُلْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ

(ایمان والوں سے کہہ دیجئے کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں)

بدنظری کا سب سے بہترین علاج اپنی نگاہوں کو پست رکھنا ہے، پس سالک کو چاہئے کہ گلی کوچہ بازار میں چلتے ہوئے اپنی نگاہیں نیچی رکھنے کی عادت بنائے، پیدل چل رہا ہو تو سڑک پر نظر رکھے، سواری پہ ہو تو نگاہ اتنی اٹھائے کہ دوسری سواریاں اور راہ گیروں کے گزرنے کا پتہ چلتا رہے، کسی کے چہرے کی طرف نظر نہ اٹھائے چونکہ فتنے کا مبتدا یہی ہوتا ہے، اگر نظر خطا کرے تو استغفار پڑھے اور پھر نگاہیں نیچی کرے، اس عادت کو اپنانے کے لئے کوشش کرتا رہے حتیٰ کہ یہ زندگی کا حصہ بن جائے، اگر دفتری کام کے سلسلے میں یا خرید و فروخت کے معاملے میں کسی عورت سے حسب ضرورت بات کرنی پڑے تو اس کے چہرے کی طرف نظر نہ کرے، جس طرح دو ناراض بندے مجبوری میں ایک دوسرے سے بات کریں بھی تو چہروں پر نظر نہیں ڈالتے، آنکھ سے آنکھ نہیں ملاتے اسی طرح ذہن میں خیال رکھے کہ غیر محرم سے میری اللہ تعالیٰ کے لئے ناراضگی ہے لہٰذا اس کے چہرے کو نہیں دیکھنا۔

۲.....ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ (النساء:۳)

(نکاح کرو عورتوں سے جو تمہیں بھلی لگتی ہوں)

جتنا جلدی ممکن ہو سکے دیندار، فرماں بردار، حسن و جمال والی لڑکی سے شادی کرے تاکہ جنسی ضرورت پوری ہو سکے، جو انسان بھوکا ہو وہ چاہے کہ میں نفلیں پڑھ لوں تاکہ بھوک اتر جائے تو اس کو اپنا علاج کروانا چاہئے، بھوک کا علاج یہ ہے کہ روٹی کھائے اور اللہ تعالیٰ سے بھوک اترنے کی دعا کرے، اسی طرح نظر کو پاکیزہ رکھنے کا طریقہ یہ ہے کہ شادی کر لے، اور اللہ

تعالیٰ سے پاکیزہ نظر حاصل ہونے کی دعا کرے، جب موقع ملے تو اپنی بیوی کے چہرے کو محبت کی نظر سے دیکھے، اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے کہ اگر یہ نعمت نہ ملتی تو کتنی مصیبت ہوتی، جو شوقیہ نظریں گلی کوچہ بازار میں چلنے والی بے پردہ عورتوں پر ڈالتا ہے وہ اپنی بیوی پر ڈالے، بیوی کو صاف ستھرا رہنے کی تلقین کرے، اچھے کپڑے لاکر دے، جو کچھ دوسری عورتوں کے پاس ہے وہی سب کچھ بیوی کے پاس ہے، دل میں سوچے کہ اگر میں غیر محرم کی طرف دیکھوں گا تو اللہ تعالیٰ ناراض ہوں گے اور اگر بیوی کو دیکھوں گا تو وہ راضی ہوں گے، حدیث پاک میں ہے:

جو شخص اپنی بیوی کو مسکراتا ہوا دیکھتا ہے اور بیوی خاوند کو مسکرا کر دیکھتی ہے تو اللہ تعالیٰ ان دونوں کو مسکر کر دیکھتے ہیں، حلال کو جی بھر کر دیکھے تا کہ حرام کی طرف میلان ہی نہ ہو، جب بھی نفس غیر محرم کی طرف دیکھنے کی خواہش کرے تصور میں اپنی بیوی کا چہرہ لے آئے، گناہ کا خیال دل سے دور ہو جائے گا۔

۳......ارشاد باری تعالی ہے.

اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّھُمْ طَائِفٌ مِنَ الشَّیْطَان تَذَکَّرُوْا فَاِذَا ھُمْ مُبْصِرُوْنَ

(الاعراف:۲۱)

(بے شک جو لوگ ڈرتے ہیں، جب ان پر شیطانی لشکروں میں سے کوئی گھیرے تو وہ اللہ کا ذکر کرتے ہیں پس انہیں سوجھ آتی ہے)

اس آیت مبارکہ سے یہ راز کھلتا ہے کہ جب بھی انسان پر حملہ آور ہو اور دل میں گناہ کا وسوسہ ڈالے تو ذکر کے ذریعہ سے اپنا دفاع کرے، چنانچہ بازار میں سے گزرتے ہوئے ذکر کا اہتمام کرے، ہو سکے تو ہاتھ میں تسبیح رکھ لے ورنہ قلبی ذکر تو کرتا ہی رہے، غفلت گناہ کا مقدمہ ہے، ذکر کے ذریعہ غفلت دور کرے، ذکر کا نور رفتہ رفتہ دل میں ایسا سرور پیدا کرتا ہے کہ غیر کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھنے کو جی نہیں چاہتا۔

دو عالم سے کرتی ہے بیگانہ دل کو
عجب چیز ہے لزت آشنائی

۴:::ارشادی باری تعالیٰ ہے:

اَلَمْ یَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰہَ یَریٰ (العلق: ۱۴)

(کیا جانتے نہیں کہ اللہ دیکھ رہا ہے)

سالک کا نفس جب بھی نامحرم کی طرف دیکھنے کا تقاضا کرے تو فوراً سوچے کہ اللہ مجھے دیکھ رہے ہیں، نگاہ قابو میں رکھنی آسانی ہوجائے گی، اس کی مثال یوں سمجھیں کہ اگر اس عورت کا باپ یا خاوند ہماری طرف دیکھ رہا ہو تو کیا ہماری نظریں اس حال میں اس عورت کے چہرے کی طرف اٹھ سکیں گی، ہمیں جھجک محسوس ہوگی کہ اس عورت کا باپ یا خاوند ہم سے سخت ناراض ہوگا، اسی طرح یہ سوچنا چاہیئے کہ جب اللہ تعالیٰ ہمیں دیکھ رہے ہیں اور منع فرمایا ہے کہ ہم غیر محرم کی طرف نظر نہ اٹھائیں، اس کے باوجود اگر ہم دیکھیں گے تو یقیناً پروردگار عالم کو جلال آئے گا، اگر پکڑ کر لی تو ہمارا کیا بنے گا۔

۵.....ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَالَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا (العنکبوت:۶۹)

(جو ہماری راہ میں مجاہدہ کرتے ہیں ہم ضرور اسے اپنا راستہ دکھاتے ہیں)

مفسرین کرام نے لکھا ہے کہ شریعت پر عمل کی خاطر نفس کے خلاف کام کرنے کو مجاہدہ کہتے ہیں، یہ حقیقت ہے کہ مجاہدے سے مشاہدہ نصیب ہوتا ہے، لہٰذا جب بھی نفس غیر محرم کی طرف دیکھنے کا تقاضا کرے تو اپنی قوت ارادی سے اس کے خلاف کرے، ذہن میں یہ رکھے کہ اس مجاہدے کے بدلے مجھے محبوب حقیقی کا مشاہدہ نصیب ہوگا، ویسے بھی یہ مجاہدہ چند لمحوں کا ہوتا ہے جب کہ مشاہدے کی لذت ہمیشہ کے لئے ہوگی، یاد رکھیں کہ ضبط نفس کے نور سے دل بہت جلدی صاف ہوتا ہے، تسبیح کے دانے اس کا مقابلہ نہیں کر سکتے، ہمت ہارنے سے مسئلہ حل نہیں ہوتا ہمت کرنے سے مسئلہ حل ہوگا، پس اپنے نفس پر جبر کرے اور اسے شریعت کی لگام ڈالے تاکہ قیامت کے دن سعادت کا ہار پہننا نصیب ہو۔

۶.....ارشاد باری تعالیٰ ہے: اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمَانَاتِ اِلٰی اَهْلِهَا (النساء:۵۸) (اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے کہ امانتیں امانت والوں کو پہنچا دو)

سالک اپنے ذہن میں یہ خیال جمائے کہ میری آنکھیں اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی امانت ہیں، مجھے اس امانت کو حکم الہی کے مطابق استعمال کرنا ہے، اگر اس کے خلاف کیا تو امانت میں خیانت کا مرتکب ہوگا، عام دستور ہے کہ جو بندہ ایک مرتبہ امانت میں خیانت کا مرتکب ہو تو دوسری مرتبہ اس کو امانت سپرد نہیں کی جاتی، ایسا نہ ہو کہ میں دنیا میں اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی بینائی کو غیر محرم کے دیکھنے میں استعمال کروں اور قیامت کے دن مجھے بینائی واپس ہی نہ کی جائے، اگر اس دن اندھا

کھڑا کر دیا تو کیا بنے گا۔

قرآن مجید سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کچھ لوگوں کو اندھا کھڑا کریں گے اور وہ پوچھیں گے کہ:

رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِیْ اَعْمٰی وَقَدْ کُنْتُ بَصِیْراً

(اے رب مجھے اندھا کیوں کھڑا کیا حالانکہ میں تو بینا تھا)

یہ بات بھی غور طلب ہے کہ ہم دنیا میں ایسے وقت میں پیدا ہوئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے محبوب کی زیارت نہیں کر سکے، اگر قیامت کے دن اندھے کھڑے کیے گئے تو اس دن بھی محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار نہیں کر سکیں گے، اللہ تعالیٰ اس دہری محرومی سے ہم سب کو بچائے، لہٰذا نگاہوں کا ٹھیک استعمال کرنا ضروری ہے تاکہ قیامت کے دن یہ امانت دوبارہ نصیب ہو جائے، نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا

اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی جَمِیْلٌ

(اللہ تعالیٰ خوبصورت ہے) (الجامع الصغیر: ج ۱، ص ۲۶۳)

اس مضمون کو ذہن میں رکھ کر سوچے کہ اگر میں نے دنیا کی حسینوں کو گندی نظر سے دیکھا تو کہیں اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنے حسن و جمال کا مشاہدہ کرنے سے محروم نہ کر دے۔

۷.....ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ آمَنُوْا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُھُمْ لِذِکْرِ اللّٰہِ وَمَانَزَلَ مِنَ الْحَقِّ (الحدید)

(کیا ایمان والوں پر ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ کی یاد سے ڈر جائیں اور جو اترا ان پر سچا دین)

سالک کا نفس جب بھی بدنظری کا ارتکاب کرنا چاہے تو فوراً دل میں اس آیت کا مضمون سوچے کہ کیا ایمان والوں کے لئے ابھی وقت نہیں آیا کہ ان کے دل ڈر جائیں، جب جب نظر اٹھانے کو جی چاہے تب تب اپنے آپ کو مخاطب کر کے کہے، کیا ایمان والوں کے لئے ابھی اللہ تعالیٰ سے ڈر جانے کا وقت نہیں آیا، ہر نظر پہ یہ مضمون سوچتا رہے اور اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتا رہے، اللہ تعالیٰ اپنا ڈر عطا فرمائیں گے اور بدنظری سے سچی توبہ نصیب ہو جائے گی۔

حدیث پاک کی روشنی میں

نبی علیہ السلام نے نظر کی حفاظت کے متعلق بہت تاکید فرمائی۔ انسانی چہرے کی کشش تو اپنی جگہ ہوتی ہے نبی علیہ السلام نے تو جانوروں کی شرمگاہ دیکھنے سے بھی منع فرمایا۔ نظر کو شیطان کے زہر آلود تیروں میں سے ایک تیر کہا۔ حدیث پاک پر غور کرنے سے دو اہم نسخے بدنظری کے علاج سے متعلق نظر آتے ہیں جو درج ذیل ہیں۔

۱..... نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ اگر کسی غیر محرم پر اچانک نظر پڑ جائے اور اس کا حسن وجمال دل میں اتر جائے تو چاہئے کہ گھر آ کر اپنی بیوی سے ہمبستری کرے۔ جو کچھ اس غیر محرم کے پاس ہے وہی سب کچھ بیوی کے پاس ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ حلال طریقے پر اپنی ضروریات کو پورا کر لینے سے حرام سے بچنا آسان ہو جاتا ہے۔

۲..... ایک نوجوان نبی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ عرض کرنے لگا کہ اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مجھے زنا کی اجازت دے دیجئے۔ نبی علیہ السلام نے ڈانٹ ڈپٹ کرنے کے بجائے پیار سے فرمایا کہ یہ بتاؤ کیا تم چاہتے ہو کہ کوئی تمہاری والدہ سے زنا کرے؟ اس نے کہا نہیں۔ پھر پوچھا کہ کیا تم چاہتے ہو کہ کوئی تمہاری بیوی کے ساتھ زنا کرے؟ اس نے کہا نہیں۔ پھر پوچھا کیا تم چاہتے ہو کہ کوئی بہن سے زنا کرے؟ اس نے کہا نہیں۔ پھر پوچھا کیا تم چاہتے ہو کہ کوئی تمہاری بیٹی سے زنا کرے؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس سے بھی تم زنا کرو گے وہ کسی کی ماں ہوگی۔ بیوی ہوگی، بہن ہوگی، یا بیٹی ہوگی۔ جیسے تمہیں پسند نہیں کہ کوئی تمہاری محرم عورتوں سے زنا کرے اسی طرح دوسرے لوگ بھی پسند نہیں کرتے کہ کوئی ان کی محرم عورتوں سے زنا کرے۔ اس کے بعد نبی علیہ السلام نے اس کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اس کی عفت وعصمت کی حفاظت کی دعا مانگی۔ وہ صحابی رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ میرے سینے سے زنا کا تقاضا بھی ختم ہو گیا بلکہ مجھے زنا سے اتنی نفرت ہو گئی کہ کسی اور گناہ سے نہیں تھی۔

اس سے معلوم ہوا کہ سالک بدنظری کے موقع پر یہ سوچے کہ جس طرح میں یہ پسند نہیں کرتا کہ لوگ میری محرم عورتوں کی طرف شیطانی نظر سے دیکھیں اسی طرح اور لوگ بھی پسند نہیں کرتے کہ میں ان کی عورتوں کو للچائی نظروں سے دیکھوں۔ اس سے دل کو ٹھنڈک اور سکون نصیب ہوگا۔ بدنظری کا داعیہ کمزور ہو جائے گا۔ مزید برآں کسی شیخ کامل سے رابطہ ہو تو اس بیماری کا

تذکرہ ان کے سامنے کریں اور دعاو توجہ کی درخواست کریں۔ مشائخ کرام نبی علیہ السلام کے نائب ہوتے ہیں۔ ان کی توجہات سے دلوں کی ظلمتیں دور ہو جاتی ہیں۔ نفسانیت کی پستیوں سے نکل کر انسان روحانیت کی بلندیوں پر پہنچ جاتا ہے۔ ان کی صحبت دوا اور ان کی نظر شفا ہوتی ہے۔

اقوال سلف کی روشنی میں

مشائخ کرام نے اپنے مریدین و متوسلین کو بدنظری سے بچنے کے لئے مختلف طریقے بتائے ہیں۔ بنیادی طور پر انہیں دو حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

ا......خیال بدلنا

☆......جب بھی انسان کا نفس غیر محرم کی طرف دیکھنے کا تقاضا کرے تو سالک کو چاہئے کہ اپنا دھیان غیر محرم کی طرف سے ہٹا کر دوسری طرف جمالے۔ ذہن میں ارادتاً کوئی خیال سوچیں گے تو غیر محرم کا خیال خود بخود دور جائیگا۔ چند مثالیں پیش خدمت ہیں۔

☆......امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اے عزیز! جان لو جب کوئی غیر محرم سامنے سے گزرے تو شیطان تقاضا کرتا ہے کہ تو اس پر نظر ڈال اور دیکھ کہ کیسی ہے۔ اس وقت شیطان سے مناظرہ کرنا چاہئے کہ میں کیوں دیکھوں؟ اگر یہ بدصورت ہے تو میں گناہ بے لزت کا مرتکب ہوں گا، اگر خوبصورت ہے تو گناہ کے ساتھ ساتھ دل میں حسرت بھی پیدا ہوگی کہ کاش مجھے یہ حاصل ہوتی۔ ہر عورت تو حاصل نہیں ہوسکتی۔ لہٰذا دل کو افسردہ کرنے سے کیا فائدہ۔ پس دل یہی فیصلہ کریگا گناہ کا ارتکاب ہو نہ ہی دل افسردہ ہو۔ دل کا اطمینان گنوانا عقل مندوں کا کام نہیں۔

☆......حضرت اقدس تھانوی رحمتہ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ جب کسی حسین کی طرف طبیعت مائل ہو تو اس کا علاج یہ ہے کہ فوراً کسی ایسے شخص کا تصور باندھو کہ جس کا رنگ کالا ہے، چیچک کے داغ ہیں، آنکھوں سے اندھا ہے، سر سے گنجا ہے، دانت لمبے اور آگے کو نکلے ہوئے ہیں ہونٹ موٹے موٹے ہیں، ناک بہہ کر ہونٹوں تک پہنچ چکی ہے مکھیاں بیٹھی ہوئی ہیں، تو طبیعت میں سخت کراہت پیدا ہوگی یہ کراہت و نفرت اس جنسی میلان کو ختم کردے گی جو حسین کو دیکھ کر قلب میں پیدا ہوا تھا۔

کبھی کبھی یہ تصور بھی کرے کہ یہ حسین جب مرے گا اور قبر میں جائے گا تو اس کا نازک

بدن گل سڑ جائے گا، کیڑے اسے کھائیں گے، سخت بد بو پیدا ہوگی، لہٰذا اس کو دیکھ کر میں اپنے رب کو ناراض کیوں کروں۔

☆......ایک بزرگ فرمایا کرتے تھے کہ جب کسی حسین وجمیل کی طرف دیکھنے کو دل چاہے تو فوراً تصور کرے کہ میرے شیخ میری طرف دیکھ رہے ہیں تو طبیعت میں جھجک پیدا ہو جائے گی نظر ہٹ جائے گی۔ پھر سوچے کہ میرے شیخ اس عمل کو دیکھیں تو کس قدر ناراض ہوں گے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ تو حقیقت میں دیکھ رہے ہیں تو وہ کتنا ناراض ہوں گے۔ اس سے بدنظری سے توبہ کی توفیق نصیب ہو جائے گی۔

۲.......نفس کو سزا دینا

بدنظری سے بچنے کے لئے دوسرا طریقہ یہ ہے کہ انسان اپنے نفس پر سزا مقرر کرے کہ اگر بدنظری کی تو تمہیں یہ سزا دوں گا۔ چونکہ سزا کی تکلیف زیادہ ہوگی بہ نسبت بدنظری کی لذت کے۔ لہٰذا وقت کے ساتھ ساتھ نفس بدنظری کی عادت سے رک جائے گا۔

☆.......حضرت اقدس تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ بدنظری کا مرتکب ہونے پر بیس رکعت نفل پڑھنے کی سزا متعین کرلے۔ ایک دو دن میں ہی نفس چیخ اٹھیگا اور بدنظری سے باز آجائے گا۔ شیطان بھی کہے گا کہ یہ شخص ایک مرتبہ بدنظری کرنے پر ۴۰ مرتبہ سجدہ کر رہا ہے ایسا نہ ہو کہ اس کے گناہ نیکیوں میں بدل دیئے جائیں۔ میری زندگی بھر کی محنت ضائع جائے گی۔ لہٰذا اس شخص کو بدنظری کے لئے اکسانا ہی نہیں چاہئے۔

☆.......ایک بزرگ فرمایا کرتے تھے کہ جس شخص کو کھانے پینے کا چسکا ہو اسے چاہئے کہ تین روزے رکھنے کی سزا متعین کرے۔ جب بھوکا پیاسا رہے گا تو سب خرمستیاں رفو چکر ہو جائیں گی۔

☆.......ایک بزرگ فرمایا کرتے تھے کہ بدنظری کرنے والا اگر غریب شخص ہے تو اپنے اوپر کچھ مال صدقہ کرنے کا جرمانہ مقرر کرے۔ جب اپنی ضرورتوں کو قربان کرکے مال صدقہ کرنا پڑے گا تو سب نشہ ہرن ہو جائے گا۔

☆.......ایک بزرگ فرمایا کرتے تھے کہ نفس میں بدنظری کا داعیہ پیدا ہو تو تنہائی میں اپنی پیٹھ پر کپڑے کا بنا کوڑا متعدد مرتبہ مارے اور سوچے کہ جب قیامت کے دن فرشتے کوڑے لگائیں گے تو کیا بنے گا۔ اس طریقے سے چند دنوں میں بدنظری کی عادت ختم ہو جائے گی۔

راقم الحروف کے چند مزید مجرب نسخے

درج ذیل میں چند نسخے پیش کئے جاتے ہیں جن سے راقم الحروف اور متعلقین نے بہت فائدہ پایا۔ قارئین ان نکات کو ذہن نشین کر کے فائدہ اٹھائیں۔ آزمودہ پائیں گے۔

ا..... بدنظری کے موقع سے بچے

سب سے بڑی احتیاط یہی ہے کہ جن مواقع پر بدنظری کا امکان ہوان سے گریز کرے۔ شادی بیاہ کے موقع پر مخلوط محفلوں میں ہرگز نہ جائے۔ کسی جگہ جانے کے دوراستے ہوں تو وہ راستہ اختیار کرے جس میں بدنظری کا امکان کم ہو۔ کسی گھر کا دروازہ کھٹکھٹائے تو سامنے سے ہٹ کے کھڑا ہوا یسا نہ ہو کہ کوئی بچہ دروازہ کھولے اور بے پردگی ہو۔ ہوائی جہاز وغیرہ پر سفر کے دوران ٹکٹ کاؤنٹر پر جہاں مرد ہو وہاں جائے تا کہ عورت سے بات چیت کا موقع ہی پیش نہ آئے۔ گاڑی میں سفر کرتے ہوئے اطراف کی گزرنے والی گاڑیوں پر نظر نہ جمائے ممکن ہے بے پردہ عورت بیٹھی ہو تو بدنظری ہو جائے گی۔ اپنے گھر میں داخل ہوتے وقت کھنکھار کر ایسی آواز پیدا کر دے کہ اگر کوئی غیر عورت موجود ہے تو وہ پردہ کر لے۔ بس ٹرین اور ہوائی جہاز کے سفر کے دوران کوئی دلچسپ کتاب اپنے پاس رکھے اور اسے پڑھتے ہوئے وقت گزار دے۔ جب تھک جائے تو سو جائے۔ نیند نہ آئے تو مراقبہ کی نیت کر کے بیٹھا رہے۔ آنکھیں کھولنے سے مسافر خواتین پر نظر پڑنے کا اندیشہ ہوگا۔ راستہ چلتے نگاہ اس طرح نیچی رکھے کہ قریب سے گزرنے والوں کے پاؤں سے اندازہ ہو کہ مرد ہے یا عورت ہے۔ ہر وقت یہ ذہن میں رکھے کہ عورتوں کو ہم سے پردہ نہیں کرنا ہمیں عورتوں سے پردہ کرنا ہے۔ طواف کے دوران نظروں کو قدموں پر جمائے رکھے۔ ہرگز اوپر نہ اٹھنے دے۔ محلے کی وہ جگہ جہاں تنور وغیرہ پر عورتیں ہوتی ہیں اس مکان کی طرف نظر ہی نہ اٹھائے۔ تفریح گاہوں میں اول تو جائے نہیں اگر مجبوری میں جانا پڑے تو ایسا وقت اور ایسے دن کا انتخاب کرے کہ لوگ نہ ہونے کے برابر ہوں۔

اگر کسی ایسے دفتر یا ائرپورٹ لاؤنج وغیرہ میں انتظار کے لئے بیٹھنا پڑے جہاں ٹی وی چل رہا ہو یا عورتوں کی تصویریں لگی ہوں تو ارادتاً ان کی طرف پیٹھ کر کے بیٹھے۔ سڑکوں کے کنارے لگے ہوئے اگر رکشہ تانگہ سامنے ہو تو اس میں بیٹھی خواتین کی طرف نظر نہ اٹھنے دے۔ جس سڑک

یا گلی میں لڑکیوں کا اسکول کالج ہو اس سے گزرنا چھوڑ دے تو بہتر ہے۔ کفار کے ملک میں سفر کرنا پڑے تو بہتر ہے کہ لوگوں کے چہروں پر نظر ہی نہ ڈالے اول تو موسم گرما میں ان کے جسم آدھے سے زیادہ ننگے ہوتے ہیں اگر موسم سرما میں جسم پر کپڑے ہوں بھی تو مرد عورت کے درمیان پتہ ہی نہیں چلتا کئی مرتبہ لباس ایک جیسا ہوتا ہے، عورتیں کوٹ پتلون پہنتی ہیں ٹائی لگاتی ہیں، مردوں کی مانند بال کٹواتی ہیں، اس مصیبت سے بچنے کا حل یہی ہے کہ نگاہیں جھکائے اور اپنا ایمان بچائے۔ اللہ تعالیٰ سے عاجزی کے ساتھ التجا کرے کہ یا الٰہی

غم حیات کے سائے محیط نہ کرنا
کسی غریب کو دل کا غریب نہ کرنا
میں امتحان کے قابل نہیں مرے مولیٰ
مجھے گناہ کا موقع نصیب نہ کرنا

۲......بیوی کو خوش رکھے

(۱) اپنی بیوی کے ساتھ محبت والفت کا برتاؤ رکھے۔ اس کے پہننے اوڑھنے وغیرہ کا خیال رکھے جب بیوی گھر میں خاوند کو محبت و پیار دے گی خدمت کرے گی مسکراہٹوں سے استقبال کریگی تو خاوند کی طبیعت غیر محرم کی طرف متوجہ نہیں ہوگی، ذرا غور کریں اس صورت حال پر کہ جب میاں بیوی کا روزانہ گھر میں جھگڑا ہو پریشان حال خاوند دفتر میں بغیر ناشتہ کئے پہونچ جائے وہاں اس کی بے پردہ کارکن خاتون مسکرا کر انتہائی ہمدردانہ لہجے میں پوچھے کہ سر! آپ کیسے ہیں؟ تو اس لڑکی کی مسکراہٹ خاوند کی ازدواجی زندگی میں زہر گھول دیتی ہے۔ اس صورت حال میں ہنستے بستے گھر تباہ ہو جاتے ہیں۔ جب گھر میں خوبصورت بیوی جھگڑے کرتی رہے تو باہر کالی کلوٹی عورت بھی حور پری نظر آنے لگتی ہے۔ لہٰذا میاں بیوی دونوں کو کوشش کرنی چاہئے کہ گھر میں الفت ومحبت کا ماحول رہے تاکہ باہر کی گندگیوں سے بچنا آسان ہو۔ عام طور پر بد نظری کے مرتکب وہی ہوتے ہیں جن کی بیوی نہیں ہوتی یا بیوی ہوتی ہے مگر وہ بیوی سے جنسی طور پر مطمئن نہیں ہوتے۔ قرآن مجید نے بیوی کا مقصد بتایا ہے لتسکنوا الیھا (تاکہ تم اس سے سکون پاؤ) اور جو بیوی پر سکون خاوند کو پریشان کردے وہ اللہ تعالی کے سامنے کیا جواب دے گی۔ آج کا نوجوان اگر بیوی کو اس شوق سے دیکھے جس شوق سے ٹی وی کو دیکھتا ہے تو بیوی جنت کی حور نظر آنے لگ جائے گی۔ سنا ہے کہ غلبہ محبت میں زلیخا نے ہر چیز کا نام یوسف رکھ دیا تھا۔ اسے دنیا میں یوسف کے سوا کچھ نظر ہی نہیں آتا تھا۔

جب بیوی اور خاوند میں ایسی سچی محبت ہو گی تو خاوند کی کسی غیر محرم پر نظر ہی نہیں اٹھے گی۔

۳.....اپنے آپ کو بے طمع کر لے

سالک بار بار اپنے دل میں یہ خیال جمائے کہ میں اللہ رب العزت کو ناراض نہیں کرنا چاہتا۔ میری غیر محرم پر اٹھنے والی ہر نظر میرے محبوب حقیقی سے دور کر یگی۔ جب کہ غیر محرم سے ہٹنے والی ہر نظر مجھے محبوب حقیقی کا قرب نصیب کرے گی۔ لہٰذا میں نے اللہ تعالیٰ کے قرب کو اپنے لئے چن لیا ہے۔ اس کی محبت میں آ کر میں نے غیر محرم کی طرف دیکھنے سے توبہ کر لی ہے۔ اب کوئی بے پردہ عورت سامنے آئے گی مجھے اس سے کوئی طمع نہیں۔ وہ نیلی ہے پیلی ہے یا پتلی ہے یا موٹی ہے۔ گوری ہے یا کالی حور ہے یا ڈائن ہے کسی اور کے لئے ہے میرے لئے نہیں۔ جب مجھے اس سے کوئی مطلب پورا نہیں کرنا تو دیکھنے کا کیا فائدہ۔

گلی بازار سے گزرتے ہوئے جب نفس غیر محرم کی طرف دیکھنے کی خواہش کرے تو فوراً اپنے دل میں یہ خیال دہرائے کہ مجھے اس سے کوئی طمع نہیں۔ آپ نے تجربہ کیا ہو گا کہ اگر کسی بس میں یا انتظار گاہ میں کوئی مرد آپ کے قریب والی سیٹ پر بیٹھ جائے تو آپ کو محسوس ہی نہیں ہوتا اور اگر کوئی عورت بیٹھ جائے تو ذہن منتشر ہو کر اسی کے متعلق سوچنا شروع کر دیتا ہے۔ یہ سب اس لئے کہ نفس میں طمع ہوتی ہے، اگر وہی بوڑھی عورت ہو تو پرواہ ہی نہیں ہوتی۔ یہ ثبوت اس بات کا ہے کہ نفس میں خباثت ہوتی ہے۔ لہٰذا اس کو دل سے ارادۃً دور کرنے کی کوشش کریں۔

رات کے آخری پہر میں تہجد کے بعد اللہ رب العزت سے دعا مانگے اے مالک مجھے غیر محرم سے بے طمع کر دے، اے وہ ذات جس کی انگلیوں میں انسانوں کے قلوب ہیں میرے دل سے غیر محرم کی ہوس نکال دے تاکہ میرے لئے غیر محرم میں اور دیوار میں کوئی فرق نہ رہے، اس کی برکت چند دنوں میں ظاہر ہو کر رہے گی۔ آزمائش شرط ہے۔

۴......حور کی خوبیوں کا تصور

اگر نفس غیر محرم کی طرف دیکھنے کی خواہش کرے تو سالک اپنے دل میں حور کی خوبیوں کا تصور کرے مثلاً

حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِی الْخِیَامِ (خیمہ میں رکی رہنے والی حوریں)

قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ (نیچے نگاہ رکھنے والی)

لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَانٌّ (ان سے کسی آدمی یا جن نے قربت نہیں کی)

اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ (حیض ونفاس سے پاک بیبیاں)

كَاَنَّهُنَّ الْيَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ (یاقوت مرجان جیسے موتیوں کی طرح)

ان تمام صفات کو مدنظر رکھ کر غیر محرم کے متعلق سوچے کہ کبھی حیض کا بدبودار خون جاری ہے کبھی نفاس جاری ہے، روزآنہ کئی بار پیشاب پاخانہ کی گندگی پیٹ سے نکلتی ہے، ناک صاف کرتی ہے، منہ سے بلغم خارج ہوتی ہے، بغلوں سے پسینے کی بو آتی ہے، سر میں جوئیں پڑی ہوئی ہیں، چند دن نہ نہائے تو بدبو آئے، مسواک نہ کرے تو منہ سے بدبو آئے، بیمار ہو تو چند دن میں لاغر ہو جائے، بوڑھی ہوگی تو چہرہ چھوہارے کی طرح بن جائے گا، منہ میں دانت نہیں رہیں گے، پیٹ میں آنت نہیں رہے گی، کمر جھکا کے چل رہی ہوگی، منہ سے الفاظ پورے نہیں نکلیں گے، پوشیدہ حصوں کے بال نہ صاف نہ کرے تو جنگل کا نمونہ بن جائے، ہر وقت پیٹ میں پاخانے اور پیشاب کی گندگی اٹھائے پھر رہی ہیں، کیا ایسی عورت کی طرف نظر اٹھا کر میں اپنے پروردگار کو ناراض کروں؟ جنت کی نعمتوں اور حوروں سے محروم ہو جاؤں؟ وہ حور جو ہمیشہ باکرہ رہے گی موتیوں کی طرح چمکتی ہوگی، جسم سے ہر حصے سے خوشبو آئے گی، پاک وصاف ہوگی، اگر لعاب کھارے پانی میں ڈالے تو میٹھا ہو جائے، اگر انگلی عرش سے نیچے نکالے تو سورج کی روشنی مات پڑ جائے، اگر مسکرا کر بات کرے تو مردہ بھی زندہ ہو جائے، جس کو کسی غیر نے ہاتھ نہیں لگایا ہوگا، جس کے دل میں محبت کے اٹھتے ہوئے جذبات کو انسان اپنی آنکھوں سے دیکھ سکے گا، نہ بیماری ہو نہ خواری ہوگی، بالاخانے میں بیٹھی خاوند کا انتظار کر رہی ہوگی۔ میں ایسی باوفا حسین وجمیل بیوی غیر محرم کی طرف ایک نظر اٹھا کر دیکھنے کی خاطر محروم ہو جاؤں یہ کہاں کی عقلمندی ہے۔ پس دنیا میں میرے لئے میری بیوی ہے، اور آخرت میں میرے لئے حوریں ہیں، گلی بازار میں پھرنے والیوں سے مجھے کوئی طمع نہیں ہے۔ میں غیر محرم سے ہر ہر نظر بچاؤنگا، اپنے رب کو مناؤں گا۔ اور حوروں کا حقدار بن جاؤں گا۔

۵......(دیدار الٰہی سے محرومی کا تصور کرو

حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ جنتیوں کو اللہ تعالیٰ کا دیدار نصیب ہوگا باز کو ایک مرتبہ ہوگا۔ بعض کو ہر سال ہوگا۔ بعض کو ہر مہینہ ہوگا۔ کسی کو ہر جمعہ کے دن ہوگا اور بعض لوگوں کو ہر روز ہوگا۔

ایسے میں وہ شخص جو دنیا میں نابینا پیدا ہوا اور اس نے نیکوکاری اور پرہیزگاری اور صبر وشکر والی زندگی گزاری۔ اس کو یہ سعادت نصیب ہوگی کہ وہ ہر وقت اللہ تعالیٰ کے دیدار میں محو رہے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے یہ میرا وہ بندہ ہے جس نے دنیا میں کسی غیر کو محبت کی نظر سے نہیں دیکھا اب یہ جب چاہے میرے چہرۂ انور کا دیدار کرے۔

بعض علماء نے لکھا ہے کہ جو شخص دنیا میں اللہ کی رضا کی خاطر غیر محرم سے اپنی نظروں کی حفاظت کرے گا۔ اللہ تعالیٰ جنت میں ہر ہر نظر کے بدلے ایک ایک مرتبہ اسے اپنے چہرۂ انور کا دیدار عطا فرمائیں گے۔ سالک کو چاہئے کہ وہ اس مضمون کا مراقبہ کرے اور اپنے دل کو سمجھائے کہ میں چند لمحوں کی بدنظری کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے دیدار سے محروم کیوں ہو جاؤں؟

علامہ ابن قیمؒ نے لکھا ہے کہ جنت میں عمل کا اجر اسی کی جنس سے ہوگا لہٰذا جو شخص غیر محرم چہرے سے آنکھ ہٹائے گا اسے اللہ تعالیٰ کے دیدار کی سعادت نصیب ہوگی۔ سالک کو چاہئے کہ وہ غیر محرم سے نظریں ہٹائے تاکہ اللہ تعالیٰ کے دیدار کا حق دار بن جائے۔

٦......اپنی ماں بیٹی کا تصور کرو

انسان کا نفس غیر محرم کی طرف للچائی نظروں سے دیکھنا چاہے تو فوراً دل میں ماں یا بیٹی کا تصور کرے اور اس کے متعلق سوچنا شروع کر دے یہ اتنے مقدس رشتے ہیں کہ نفسانیت کے تقاضے اس طرح ختم ہو جاتے ہیں جس طرح پانی ڈالنے سے آگ کے شعلے بجھ جاتے ہیں۔ مگر یہ عمل باحیا اور باشرع لوگوں کے لئے زیادہ فائدہ مند ہے۔

٧.....آنکھوں میں سلائی پھیرنے کا تصور کریں

علماء کرام نے لکھا ہے کہ بدنظری کرنے والا جہنم میں پہونچے گا تو فرشتے اس کی آنکھوں میں پگھلا ہوا سیسہ ڈالیں گے۔ بعض کتابوں میں لکھا ہے کہ لوہے کی سلاخیں گرم کر کے اس کی آنکھوں میں گھونپ دیں گے۔ جب سالک کا نفس بدنظری پر اکسائے تو سالک اپنے ذہن میں تصور کرے کہ وقتی لذت کی خاطر میری آنکھوں میں گرم سلائیاں پھیری جائیں گی تو کیا حال ہوگا چند دن متواتر یہ تصور کرنے سے نفس کی خباثت ختم ہو جائے گی۔

٨......اصول کی بات

جن لوگوں کو بدنظری کی پرانی عادت ہوتی ہے اور ابتدائی نسخوں سے ان کے نفس کی ہٹ

دھری دور نہیں ہوتی انہیں چاہئے کہ اپنے نفس کو سمجھائیں کہ اللہ رب العزت کے ہاں ایک اصول ہے۔ جو شخص کچھ گناہ کا ارتکاب شروع کرے تو اول تو رب کریم اس کے ساتھ علم اور بردباری کا معاملے فرماتے ہیں۔ اگر بندہ پیچھے نہ ہٹے تو کچھ عرصہ ستاری کا معاملہ فرماتے ہیں۔ اور اگر پھر بھی آگے بڑھتا ہے جائے تو سزا کا ارادہ فرماتے ہیں۔ اور جس بدنصیب کے لئے سزا کا ارادہ کرلیں پھر اس کو تگنی کا ناچ نچادیتے ہیں۔ گھر بیٹھے بٹھائے ذلیل کردیتے ہیں۔ دوسرے کیلئے عبرت کا نشان بنادیتے ہیں۔ لہٰذا میں بہت عرصے سے بدنظری والے گناہ کا مرتکب ہورہا ہوں، ابھی تک اللہ تعالیٰ ستاری کا معاملہ فرمارہے ہیں۔ اگر سزا کا ارادہ کرلیا تو میں دین ودنیا میں برباد ہوجاؤں گا، کہیں کا نہیں رہوں گا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَمَنْ يُّهِنِ اللّٰهُ فَمَالَهٗ مِنْ مُّكْرِمٍ (الحج:۱۸)

جس کو اللہ تعالیٰ ذلیل کرے اس کو کوئی عزت دینے والا نہیں

اس آیت کا تصور کرنے سے بدنظری کی عادت سے جان چھوٹ جاتی ہے۔

۹......اپنے نفس سے مناظرہ

جب انسان کا نفس بدنظری کی کوشش کرے تو اپنے نفس سے یوں مناظرہ کرنا چاہئے، اے نفس! تیرا نام اتنا بلند مگر تیری حرکتیں اتنی پست ہیں، تو مخلوق کی نظر میں اللہ کا دوست ہے مگر اللہ کے دشمنوں والے کام کررہا ہے، تو ظاہر میں مؤمن ہے باطن میں فاسق ہے، تو اوپر سے لا الہ ہے اندر سے کالی بلا ہے، تو ظاہر میں اللہ کا بندہ ہے تنہائی میں شیطان کا پجاری ہے، تیری زبان اللہ کی طلبگار ہے تیری آنکھ کو غیر محرم سے پیار ہے تو مخلوق کی نظر میں صوفی صافی ہے مگر خالق کی نظر میں قابل معافی ہے، تیرے ظاہر پہ سنت سجی ہوئی ہے تیرے باطن میں شہوت بھری ہوئی ہے، مخلوق کی نظر سے تیری حرکتیں پوشیدہ ہیں مگر خالق حقیقی کی نظر میں آشکارہ ہیں، تو ظاہر میں جنت کا طالب ہے مگر درحقیقت جہنم کا خریدار ہے، بہتر یہی ہے کہ خسارے کی تجارت سے باز آ، گھاٹے اور نقصان کے سودے سے پیچھے ہٹ جا، اللہ تعالیٰ نے تیرے لئے توبہ کا دروازہ کھلا رکھا ہے، شاید یہ تیری مہلت کا آخری دن ہو۔ بعد میں حسرت وافسوس کرنے کا کیا فائدہ ہے۔

اب پچھتائے کیا ہوت
جب چڑیا چگ گئیں کھیت

چند مرتبہ نفس کے ساتھ اس طرح مناظرہ کرنے سے بدنظری میں خاطر خواہ کمی آئے گی۔

۱۰.......مراقبہ معیت

جب انسان کا نفس بدنظری سے باز نہ آئے تو سالک معیت الٰہی کا استحضار پیدا کرنے کیلئے ہر نماز کے بعد چند لمحے اپنے دل میں آیت کریمہ کا مضمون سوچے کہ

ھو معکم اینما کنتم (وہ تمہارے ساتھ ہے تم جہاں کہیں بھی ہو)

پھر اپنے نفس کو سمجھائے کہ دیکھو تم اللہ تعالیٰ کی نظر سے کہیں بھی اوجھل نہیں ہو سکتے، جب تم غیر محرم کو دیکھ رہے ہوتے ہو پروردگار تمہاری طرف دیکھ رہا ہوتا ہے، یہ اللہ تعالیٰ کی بردباری ہے کہ تمہاری پکڑ نہیں فرما رہے اگر یہی کچھ کرتے رہے تو بکرے کی ماں کب تک خیر منائے گی، یہ نظر کے تیر تمہیں روحانی موت ملنے کا سبب بنیں گے، ادلے کا بدلہ ہو کے رہتا ہے تم غیر عورت کو للچائی نظروں سے دیکھتے ہو کوئی تمہاری عورتوں کو ایسی نظروں سے دیکھے گا، اے نفس! یہ بات اچھی طرح جان لے کہ۔

جیسی کرنی ویسی بھرنی نہ مانے تو کر کے دیکھ
جنت بھی ہے دوزخ بھی ہے نہ مانے تو مر کے دیکھ

انشاء اللہ اس مراقبہ سے، اللہ تعالیٰ کی رحمت شامل حال ہوگی اور بدنظری سے توبہ کی توفیق نصیب ہوگی۔

ایک مغالطہ

بعض نوجوان یہ چاہتے ہیں کہ نفس میں غیر محرم کی طرف دیکھنے کا خیال اور تقاضا ہی پیدا نہ ہو۔ اس کے حاصل نہ ہونے پر بہت پریشان ہوتے ہیں۔ سمجھتے ہیں کہ ہمارے ذکر و مراقبے کا کوئی فائدہ نہیں۔ یاد رکھیں یہ شیطانی وسوسہ ہوتا ہے اگر نفس میں بدنظری کی خواہش ہی نہ رہے تو اس سے بچنا کون سی بہادری ہے۔ اندھا کہے کہ میں غیر محرم کو نہیں دیکھتا تو یہ کون سی فخر کی بات ہے مزہ تو یہ ہے کہ بھرپور شہوت کے باوجود گناہ سے بچ جائے۔ دل میں ندامت و شرمندگی کا پیدا ہونا اور غیر محرم کی طرف نظر اٹھانے سے بچ جانا ہی بڑا جہاد ہے۔ یہ سب کچھ زندگی بھر کرنا پڑتا ہے اور اپنی کوتاہیوں پہ رونا دھونا پڑتا ہے۔ جب اس حال میں مریں گے تو قبر میں پرسکون نیند آئے گی۔ **شاید فرشتے** منکر نکیر آپس میں یوں گفتگو کریں

سرہانے میر کے آہستہ بولو
ابھی تک روتے روتے سو گیا ہے